REGD. E-P. No 861

مسعود

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ | ۲۸ر تبلیغ ۱۳۳۴ ہش مطابق ۲۸ر فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۸

قادیان کے احمدی شرفا گیارہ نمبریوں میں

مندرجہ بالا عنوان کے تحت معزز ہفت روزہ "ریاست" دہلی رقمطراز ہے:-

"پچھلے کرکٹ میچ کے موقعہ پر ہندوستان سے بیس ہزار کے قریب ہندوستانی مختلف صوبہ جات سے لاہور گئے۔ دونوں حکومتوں کے فیصلہ کے مطابق کوئی شخص بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر سے فارم لے کر اور اس کو بھر کر بغیر کسی دقت کے لاہور جا سکتا تھا اور کسی شخص کے مستحق یا غیر مستحق ہونے کے متعلق سوال نہ کیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر وہ لوگ بھی ہندوستان سے پاکستان جا کر لاہور کی سیر کر آئے جو پولیس کے رجسٹر نمبر دس میں بطور بدمعاش درج تھے یا جن کو کرکٹ سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور جو صرف اپنے دوستوں سے ملنے کے لئے وہاں گئے۔ مگر یہ واقع بیحد دلچسپ ہے کہ قادیان کے ذیل کے معزز اصحاب جو احمدیہ جماعت میں انتہائی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور جو مذہبی اعتبار سے بہت ہی بلند ہیں، کو کرکٹ کا میچ دیکھنے کے لئے بھی عارضی پرمٹ نہ دیا گیا۔

(۱) حضرت مولوی عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد حضرت امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادہ)

(۳) ملک صلاح الدین ایم۔ اے ایڈیٹر اخبار "بدر" قادیان۔

گویا کہ جس صورت میں کہ دس نمبری بدمعاشوں کو بھی کرکٹ میچ دیکھنے کا عارضی پرمٹ دے دیا گیا۔ ان تین نیک دل اور بلند مذہبی بزرگوں کو حکومت نے گیارہ نمبریئے سمجھ کر پرمٹ دینے سے انکار کر دیا اور حکومت کی کتابوں میں دس نمبر کے بعد ایک گیارہ نمبر رجسٹر بھی موجود ہے۔ جس میں کہ صرف مذہبی لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اور پرمٹ دینے والے افسروں کے خیال میں یہ گیارہ نمبریئے دس نمبریوں سے بھی زیادہ بُرے اور خطرناک بدمعاش ہیں۔

قادیان کے احمدی جماعت کے ممبروں کے متعلق ہمارا پرانا تجربہ یہ ہے کہ یہ لوگ اخلاق اور کیریکٹر کے لحاظ سے بہت بلند ہیں۔ اور ایڈیٹر "ریاست" نے آج تک کسی احمدی کو بھی نہیں دیکھا جو کہ دیانتدار نہ ہو، بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اگر دوسرے نیک لوگ گناہ کرتے ہوئے خدا سے ڈرتے ہیں تو احمدی گناہ کرتے ہوئے خدا سے اس طرح ہی بدکتے ہیں جیسے گھوڑا صرف سایہ سے بدکتا ہے یعنی یہ گناہ کے خیال سے ہی خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ احمدیوں کی اس پوزیشن میں، ان کو قادیان سے لاہور جانے کا عارضی پرمٹ نہ دیا جانا ایسا واقعہ نہیں جس کو نظر انداز کیا جا سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مرکزی گورنمنٹ کا ایکسٹرنل ڈیپارٹمنٹ ان افسروں سے باز پرس کرے جو افسران بزرگوں کو پرمٹ نہ دینے کی حماقت کے ذمہ دار ہیں"۔

قومی زندگی اور "بدر"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال جلسہ سالانہ پر فرمایا ہے کہ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہے۔ ضروری ہے کہ احباب "بدر" کی زندگی کو برقرار رکھیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا فرمائیں غیر مسلم اور غیر احمدی احباب کے نام اخبار جاری کروائیں۔ تین ماہ کے لئے صرف ایک روپیہ دس آنے صرف ہوں گے۔

(مینیجر بدر)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو اطلاعات اخبار الفضل کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں وہ تاریخ وار حسب ذیل ہیں:-

۱۸ر فروری۔ "پیٹ پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ اس سے تکلیف ہے۔ ٹانگ میں بھی درد کی شکایت ہے۔ گو پہلے سے کم ہے"۔

۱۹ر فروری۔ "ٹانگ کی درد میں کمی ہے۔ زخم ابھی چل رہا ہے۔ مگر پہلے سے بہتر ہے"۔

کل حضور نے علالت طبع کے باعث خطبہ جمعہ بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ جس میں جماعت کو تحریک جدید کے وعدے جلد از جلد ارسال کرنے کی طرف ایک بار پھر توجہ دلائی۔

۲۱ر فروری:- "زخم کی تکلیف ابھی ہے"۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ر فروری۔ پاکستان کے نامور بائیں ٹیسٹ کرکٹر مسٹر خان محمدؐ جنہوں نے ہند و پاکستان میچ میں پاکستان کو شکست سے بچانے میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ربوہ آئے۔ اپنے شفیق استاد سے ملنے کا شوق انہیں کھینچ لایا۔ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے بعد بتایا کہ حضور کرکٹ کی تفصیلات سے بھی خوب واقف ہیں۔ اور پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھیل کا اخبارات میں بڑی توجہ سے مطالعہ فرماتے رہے ہیں۔ مسٹر خان محمد اس امر سے خوش ہوئے کہ

حضرت کرشنؑ

از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۵)

اسی طرح حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا بیان "کلمات طیبات" مؤلفہ حافظ محمد فضلی جو ۱۸۹۲ء مطبع مطلع العلوم مراد آباد میں چھپی ہے مرقوم ہے۔ اصل عبارت یوں ہے:-

" وباید دانست کہ بحکم آیہ کریمہ وان من امۃ الاخلا فیہا نذیر ا ذکریہ وکل امۃ رسول و آیات دیگر در ممالک ہند نیز بعثت انبیا و رسل واقع شدہ است و احوال آنہا در کتب اینہا مضبوط است و از آثار آنہا کہ باقیست ظاہر میشود کہ مرتبہ کمال و تکمیل داشتہ اند و رحمت عامہ رعایت مصالح عباد را درین مملکت وسیع رہ نگذاشتہ و مشہور است کہ پیش از بعثت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم در ہر قومی پیغمبری مبعوث شدہ"۔ (مکتوب چہاردہم صفحہ ۲۸)

ترجمہ۔ جاننا چاہیئے کہ آیت کریمہ۔۔۔۔ کی رُو سے ہندوستان کے ملک میں نبی اور رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اُن کا احوال اُن کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ اور اُن کے نشانات سے جو باقی ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کمال اور تکمیل کا مرتبہ رکھتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی عام رحمت نے اس ملک کے بندوں کی بہتری کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں خالی نہیں چھوڑا۔ مشہور ہے کہ حضرت نبی کریم صلعم کی بعثت سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر بھیجے گئے۔ اسی سلسلہ میں جناب محترم نواب اکبر یار جنگ بہادر نے کچھ حوالجات بڑی محنت اور تحقیق کرکے اپنے رسالہ "کلکی اوتار" میں درج فرمائے ہیں درج ذیل کرتا ہوں اور اس کے لئے میں ان کا ازحد ممنون ہوں:-

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ گیارھویں بارھویں صدی میں ہوئے ہیں۔ اُن سے پہلے سید احمد صاحب مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:-

" و در بعضے از بلاد ہند محسوس مے گردد کہ انوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ و تسلیمات در ظلمات شرک در رنگ مشعلہا افروختہ اند (مکتوبات امام ربانی جلد اول مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۲۸۴ مکتوب ۲۵۹)

ترجمہ:- ہندوستان کے بعض شہروں سے محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء کے نوروں نے شرک کے اندھیروں میں مشعلیں روشن کی تھیں۔ مرزا مظہر جان جاناں کے حالات مرتبہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ھ کے صفحہ ۲۶ پر ایک شخص کا خواب اور مرزا صاحب کا جواب یوں درج ہے:-

روزے شخصے در حضور ایشان گفت در خواب دیدہ ام کہ صحرائے است پُر از آتش و کشن درون آتش است و رام چندر در کنارہ آں آتش شخصے در تعبیر آں خواب گفت کہ کشن و رام چندر از کبرائے کفار را تعبیرے دیگر است ہر شخصے معین از گزشتگان بے آنکہ کفر او بشرع ثابت شود حکم بجزم نمودہ نیست از قرآن این دو آیتی مثلہ ہم

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

سچے اور جھوٹے مدعی کی پہچان

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۔ (یونس - ۱۸)

ترجمہ: پھر بھی بتاؤ کہ جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ غرض یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

تشریح: اس آیت میں دو حقیقتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ الٰہی قانون میں دو قسم کے لوگ نہیں بچ سکتے۔ ایک تو وہ جو اپنے پاس سے کلام بنائیں اور اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کریں۔ اور دوسرے وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام لانے والوں کا مقابلہ کریں۔

دوسرے یہ بتایا ہے کہ اس قسم کے لوگ جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بنانے والے ہوں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے یعنی جس امر کو وہ اپنی بعثت کا مدعا قرار دیتے ہیں اور جو تعلیم لے کر دنیا میں آتے ہیں وہ مدعا پورا نہیں ہوتا اور وہ تعلیم دنیا میں نہیں پھیلتی۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ مفتری مفلح نہیں ہوتا۔ یعنی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی جماعت نہیں ہوتی یا یہ کہ اسے دولت حاصل نہیں ہوتی بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص جو مفتری ہو دولت مند ہو جائے یا ایک جماعت اسے قبول کر لے۔ کیونکہ کوئی شخص صرف اس مقصد کو لے کر کھڑا نہیں ہوتا کہ وہ کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیگا۔ ہر مدعی کوئی نہ کوئی روحانی مقصد بتاتا ہے یا شریعت کا چلانا یا پہلی شریعت کو قائم کرنا۔ پس جب تک وہ اس حقیقی مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا وہ کامیاب نہیں کہلا سکتا۔ یہ معیار ایسا زبردست ہے کہ کوئی جھوٹا نبی اس سے فائدہ ہی نہیں اٹھا سکتا اور سچے نبیوں کو بھی یہ معیار ہر اعتراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

(۲) کلام سید الانام

ہمسایہ کے حقوق

(۱) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو سالن پکاوے تو شوربا زیادہ کیا کر اور جو ہمسایہ امداد کے قابل ہوں ان کے مناسب حصہ بھیجا کر (مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا۔ اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا اللہ کی قسم نہیں مومن ہوتا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون شخص مومن نہیں ہوتا آپ نے فرمایا وہ شخص کہ اس کے ہمسائے اس کی شرارتوں سے مطمئن نہ ہوں (بخاری)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو اپنی دیوار پر اس کے مکان کا شہتیر رکھنے سے نہ روکے (بخاری)

(۳) ملفوظات امام الزمانؑ

مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردن پر اٹھاؤ

"یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں۔ اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد و اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔

جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردن پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے۔ وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۶ حصہ دوم)

(مرتبہ محمد حفیظ بقا پوری)

خط و کتابت و ترسیل زر مینیجر اخبار بدر کے نام ہونی چاہیئے

اخبار احمدیہ قادیان

۲۰ر فروری۔ جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کی صدارت میں مسجد اقصیٰ میں یوم "مصلح موعود" کے تعلق میں جلسہ منعقد ہوا۔ نیز مدرسۃ البنات (احاطہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم) میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بھی جلسہ ہوا۔ ہر دو کی رپورٹیں دوسری جگہ درج ہیں۔

۲۰ر فروری۔ انبالہ میں منعقدہ والی بال ٹورنامنٹ میں احمدیہ کلب (جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج گیمز بھی شامل تھے) نے شرکت کی۔ اور انبالہ پٹیالہ اور امرتسر کی ٹیموں کو شکست دے کر فائنل تک پہنچے۔

۲۴ر فروری۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی چند روز کے لئے ربوہ تشریف لے گئے۔

ولادت ۱۲ر اور ۱۶ر فروری کو علی الترتیب چوہدری بشیر احمد صاحب مبارک کلرک دفتر بہشتی مقبرہ کے ہاں لڑکی اور بشیر احمد صاحب حافظ آبادی کلرک نظارت علیا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ احباب ہر دو کے بابرکت اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) میں ہڑتال

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مجاہد فری ٹاؤن تحریر کرتے ہیں۔ کہ چند روز قبل مزدور پارٹی نے حکومت کو ۲۱ روز کا نوٹس دیا۔ کہ شدید مہنگائی کے باعث تنخواہوں میں ۸ پنس کا اضافہ کر دیا جائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کالے لوگ بھونکتے ہیں۔ لیکن کاٹ نہیں سکتے۔ میعاد نوٹس ختم ہونے پر مزدوروں نے کام بند کر دیا۔ اور پارک میں تیس ہزار کی تعداد میں جمع ہوگئے۔ اور لیڈر کی دھواں دھار تقریر کے بعد شہر کی طرف مارچ شروع کیا اور جو کام پر لگا ہوا تھا۔ اسے پتھر مارے۔ ہمارے قریب کی پولیس چوکی کی پولیس بھاگ گئی۔ لوگوں نے مکانوں اور شیشوں کو توڑ دیا۔ وزیروں کے گھروں پر پتھراؤ کیا۔ کاریں بے کار کر دیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تار۔ ریڈیو۔ ریل۔ بسیں۔ گاڑیاں ڈاکخانے بند کر دیئے۔ اور توڑنے کی کوشش کی۔ بجلی کے بلب پانی کے نلکے توڑ دیئے۔ شہر کو لوٹ لیا۔ پھر ملٹری نے آ قبضہ جمایا اور اشک آور گیس چھوڑی۔ اس پر بھی پتھراؤ کیا۔ بے شمار جانی نقصان ہوا اور زخمی بے شمار ہوئے۔ اندازاً قریباً پونے دو لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا۔ بالآخر حکومت نے مطالبات مان لئے۔ اور بجلی اور پانی اور ٹریفک بحال ہوا۔

دو احمدی بھائی دور سے ہماری خیریت دریافت کرنے آئے۔ یہاں ہم سب کو زندہ و سلامت دیکھ کر حیران ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے۔ چونکہ یہاں مخالفت بہت ہے۔ خصوصاً جب سے نیا اخبار البشریٰ (انگریزی) کے دس نمبر نکال چکے ہیں۔ مخالفت بہت ہو گئی ہے۔ ہماری جماعت کی ترقی۔ اخبار مذکور کے ہفتہ وار جاری کرنے اور احمدیہ پریس خرید نے کے لئے اور ہم سب کے انجام بخیر ہونے اور تعلق باللہ اور رضائے الٰہی پر رضامند رہنے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ احمدیہ لائبریری کے لئے عربی اور انگریزی کی کتب پرانے رسالے۔ اخبارات اور ٹریکٹ ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے نسبتی بھائی بشیر احمد خان صاحب علوی حیدر آباد دکن کی بچیاں بیمار ہیں۔ نیز آج کل ان کو کچھ مالی پریشانیاں بھی ہیں۔ وہ درخواست کرتے ہیں کہ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری بچیوں کو کامل صحت عطا فرماوے اور میری مالی پریشانیاں دور فرماوے۔

(۲) نیز میرے ہم زلف حمید احمد صاحب آلوسر وس حیدر آباد کے گھر اللہ تعالیٰ نے ۲ لڑکے توام عطا کئے ہیں۔ دوست انکی صحت اور زچہ اور بچگان کی درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں اور ان کے کاروبار کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماوے اور ان کی ایک بچی نے امتحان دینا ہے مگر عموماً وہ کچھ علیل رہتی ہے۔ اس کی صحت اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (مرزا محمود احمد درویش)

خطبہ جمعہ

جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کریگا۔ عقل سے محنت کریگا اور اپنے آپکو ہر کام کے نتیجہ کا ذمہ دار قرار دیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ رجنوری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس :- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ضروری نوٹ :- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ یہ خطبہ ایک دفعہ ہر مسجد احمدیہ میں سنایا جائے۔ اسی طرح ایک ایک مرتبہ ہر جگہ کی خدام الاحمدیہ کی مجلس میں بھی سنا دیا جائے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گزشتہ سے پیوستہ جمعہ میں نے نزلہ کے حملہ کے بعد پڑھایا تھا۔ لیکن شاید اس وجہ سے کہ ابھی مجھے جمعہ نہیں پڑھانا چاہیئے تھا۔ یا خطبہ لمبا ہو گیا۔ اس کے بعد مجھ پر

نزلہ کا شدید حملہ

ہوا۔ اس حملہ کی وجہ سے میں گزشتہ جمعہ نہیں پڑھا سکا تھا۔ اور اب بھی جیسا کہ میری آواز سے ظاہر ہے گلہ پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور میں زیادہ بولنے کے قابل نہیں ہوں۔ زکام ملک میں وبا کے طور پر پھیلا ہوا ہے۔ مجھے ان ایام میں متعدد خطوط ایسے آئے ہیں۔ جن میں زکام اور نزلہ کی شکایت کا ذکر تھا۔ اور قریباً اسی کیفیت کا زکام ان کو لاحق تھا۔ جیسے مجھے ہوا۔ یعنے ایک کے بعد دوسرا حملہ ہوا اور پندرہ بیس دن تک برابر عارضہ لاحق رہا۔ میرے جیسے کمزور انسان کو عام طور پر ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتہ نزلہ اور زکام رہتا ہے۔ لیکن ایک اچھی صحت والے انسان کے متعلق طب والے کہتے ہیں۔ کہ اس کی میعاد تین دن ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میری طرح کے زکام اور نزلہ کی خبریں ان دنوں متعدد جگہوں سے موصول ہوئی ہیں۔ خصوصاً ربوہ کے تو درجنوں آدمیوں کی طرف سے اس قسم کی خبر ملی ہے۔ کہ وہ نزلہ اور زکام میں مبتلا ہیں۔ شاید ہمارے علاقہ میں تو

اس کی یہ وجہ ہے

کہ کافی عرصہ سے بارش نہیں ہوئی۔ گرد اڑتی ہے۔ یہ گرد سانس کے ذریعہ ناک کے اندر چلی جاتی ہے۔ اس سے خارش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس خارش سے نزلہ اور زکام ہو جاتا ہے۔ بہرحال میں آ گیا ہوں اور اس غرض سے آیا ہوں کہ مختصر سا خطبہ پڑھ کے میں بھی جمعہ میں شمولیت حاصل کروں اور اپنا فرض بھی ادا کر دوں۔

میں نے اس سے پہلے خطبہ میں یہ بتلایا تھا کہ ہماری ساری جماعت کو

یہ عہد کر لینا چاہیئے

کہ وہ محنت سے کام کرے گی اور عقل سے محنت کرے گی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ دار قرار دے گی یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے۔ لیکن یہ تین درجے ہیں۔ اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے۔ اور عقل سے محنت کبھی نہیں کی جا سکتی۔ جب تک کہ انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ دار قرار نہ دے۔ اگر کسی کا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ قوم کے سامنے ہزار بہانے بنا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ اپنی عزت بچا سکتا ہے۔ اور اپنی شہرت اور مقام کو محفوظ کر سکتا ہے۔ تو وہ یقیناً پوری محنت نہیں کرے گا۔ کیونکہ کسی کام کو محنت سے کرنے کے بڑے بڑے (incentive) یعنے محرک اور سبب دنیا میں یہی ہوتے ہیں۔ کہ انسان چاہتا ہے کہ اس کام کے نتیجہ میں وہ

سرخروئی حاصل کرے

وہ اپنی قوم اور اپنے مالک کے سامنے سرخروئی حاصل کرے۔ اور ارد گرد کے لوگوں میں عزت حاصل کرے۔ اگر یہ محرک نکال دو۔ یا باوجود ناکامی کے اس چیز کو کوئی اور سبب قرار دے دو۔ تو انسان محنت نہیں کرے گا۔ وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آگ دی گئی ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء اور مصلح اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہادی اور راہنما خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدائشی طور پر ایک آگ لے کر آتے ہیں۔ انہیں کسی کے سکھانے اور تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے اندر ایک آگ ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا کے اندر ایک تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ انقلابی وجود ہوتے ہیں۔ .... اور جنہیں خدا تعالیٰ نے انقلابی وجود بنا دیا سو بنا دیا۔ یا جنہیں خدا تعالیٰ نے آگ دے دی سو دے دی۔ لیکن اگر کسی کو دنیا میں تربیت سے

انقلابی وجود

بننا ہو۔ تو وہ بغیر کسی ذریعہ کے نہیں بنے گا۔ اور وہ ذریعہ انسانی کاموں میں یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ احساس ہو کہ اگر اس کی محنت بار آور ہوئی تو وہ عزت پا جائے گا۔ وہ سرخروئی حاصل کرے گا۔ وہ قوم میں وقار حاصل کرے گا۔ اور اگر ناکام رہا تو قوم اس کی زبان کے سارے بہانے رد کر دے گی۔ اور کہے گی یہ شخص کذاب ہے۔ اسی نے ہماری قوم کا بیڑا غرق کیا ہے۔ جس شخص کے اندر یہ احساس موجود ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس شخص کے اندر یہ احساس نہیں وہ جانتا ہے کہ اس کی قوم بے وقوف ہے۔ اور اپنی

ناکامی کی صورت میں

وہ اسے دھوکہ دے سکتا ہے۔ یا اس کی قوم میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو سستی تعریف حاصل کرنے کے عادی ہیں۔ اگر ناکامی کی صورت میں قوم نے اسے سزا دی۔ تو اس قسم کے لوگ اس کی سفارش لے کر افسران بالا کے پاس چلے جائیں گے۔ اب اگر وہ لوگ دیانتدار ہیں۔ اور سفارش کرنے والے بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی سفارشات کو رد کر دیں گے۔ اور قومی مفاد کو

انفرادی مفاد پر ترجیح

دیں گے۔ تو پھر بھی سفارش کرنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بات افسر نے تو ماننی ہی نہیں۔ ہاں اگر ہم سفارش لے کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔ تو ہم لوگوں میں مقبول ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ بددیانت ہیں تو یقیناً اس قسم کے طرز عمل سے قوم کا بیڑا غرق ہو گا۔ کیونکہ جب بھی کسی قوم کے افراد کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے گا کہ کام کا نتیجہ ان کی طرف منسوب نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ ناکامی کی صورت میں نتیجہ کو خدا تعالیٰ یا پھر قسمت کی طرف منسوب کر دیں گے۔ یا کسی نامعلوم عنصر کی طرف منسوب کر دیں گے۔ اور اس طرح ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی۔ تو پوری جدوجہد کا احساس کبھی بھی ان میں پیدا نہیں ہو گا۔

پس

جماعت یہ فیصلہ کرے

کہ اس نے محنت کرنی ہے۔ اور پھر محنت صحیح کرنی ہے اور پھر وہ یہ فیصلہ بھی کرے۔ کہ اگر اس کے کسی کام کا نتیجہ خراب نکلا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ جدوجہد صحیح طور پر نہیں ہوئی یہ کہہ دینا کہ ایسا خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔ اول درجہ کا جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کام کا خراب نتیجہ نہیں نکالتا۔ اگر اس کے کسی کام کا خراب نتیجہ نکلا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اگر تم ایسا کرو تو تمہارے اندر ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہو جائے گا تمہاری جدوجہد بہت زیادہ تیز ہو جائے گی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کے عملاً یا کچھ قولاً بھی منکر ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ وہ اول تو محنت سے کام کرتے ہیں۔ اور پھر ناکامی کی صورت میں نتیجہ کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ڈالتے۔ اگر خدا تعالیٰ انسان کے دخل کے بغیر کام کر دیا کرتا۔ تو امریکہ اور یورپ والے کیوں کامیاب ہوتے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرتا۔ ان کی مدد نہ کرتا۔ حال ہی میں انگلستان کے ریڈیو پر ایک عورت نے لیکچر دیا ہے۔ اور وہ اخبارات میں چھپا ہے کہ اگر تم نے ترقی کرنی ہے۔ تو خدا کو بھول جاؤ۔ اور اگر خدا بنانا ضروری ہے۔ تو اچھے کاموں کو خدا اور برے کاموں کو شیطان سمجھ لو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار کے باوجود برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کے مرد اور عورت دیوؤں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہی سب کام کر رہا ہوتا تو وہ روس امریکہ اور یورپ والوں کو سست بنا دیتا اور تمہیں چست بنا دیتا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ تمہارے حالات خراب ہیں اور انہوں نے خوب ترقی کر لی ہے اب یا تو یہ کہو کہ خدا تعالیٰ ماہر نہیں اور شیطان ماہر ہے چونکہ ان کے ساتھ شیطان ہے۔ اس لئے وہ جیت جاتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ چونکہ غریب خدا ہے جسے کچھ آتا نہیں۔ اس لئے تم ہر میدان میں ہار جاتے ہو۔ اور یا یہ کہو۔ کہ خدا تعالیٰ تم سے بھی کچھ کام کروانا چاہتا ہے اگر تم محنت کرتے ہو تو وہ تمہاری مدد کرتا ہے۔ اور اگر تم محنت نہیں کرتے۔ تو وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ اور تم ناکام رہتے ہو۔ اور

یہی حقیقت ہے

جب تک تمہارے اندر ابراہیم والا ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ اور جب تک تمہارے اندر وہ خاص صفت

تھو یشفینی والا احساس پیدا نہیں ہوتا جب تک تم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ بیمار ہم ہوں گے شفا خدا تعالےٰ دیگا جب تک تم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ جب بھی کوئی کمزوری آئیگی وہ ہماری طرف سے ہوگی۔ اور جب ہم میں قوت اور طاقت پیدا ہوگی۔ تو وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگی اس وقت تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب تم یہ احساس پیدا کر لو گے۔ تو تمہارے اندر ایک زبردست محرک پیدا ہو جائے گا۔ واذا مرضت فھو یشفین میں ایک نکتہ بیان ہوا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس میں دو باتیں مدنظر رکھی ہیں۔ اگر آپؑ صرف اذا مرضت کہہ دیتے۔ تو پھر مایوسی ہی مایوسی ہوتی۔ اور اگر فھو یشفینی کہہ دیتے تو امید ہی امید ہوتی۔ اور یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ جب تک کسی کا ایمان خوف اور رجا کے درمیان نہ ہو اس کے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس لئے آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ نے مجھے اٹھنے کا موقعہ بھی دیا ہے۔ اور گرنے کا موقعہ بھی دیا ہے۔ اگر میں

پوری محنت

نہیں کروں گا۔ تو میں گروں گا۔ اور اگر میں پوری محنت کروں گا۔ اور اس کے بعد خدا تعالےٰ پر توکل رکھوں گا۔ تو میں جیتوں گا۔ آپؑ نے یہ دونوں باتیں بیان کر کے واضح کر دیا ہے۔ کہ انسان کے لئے

محنت اور توکل کرنا ضروری ہے

اگر ہم محنت نہیں کریں گے۔ تو ہمارے کام خراب ہوں گے۔ اور اگر ہم توکل نہیں کریں گے۔ تو کامیاب نہیں ہوں گے۔ گویا خدا تعالےٰ انسان کی محنت کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کا قائم مقام نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات اذا مرضت فھو یشفین جھوٹی ہوتی۔ آپ نے اذا مرضت کہہ کر بتایا ہے۔ کہ اگر میں بیمار ہونا چاہوں۔ تو خدا تعالیٰ مجھے بیمار ہونے سے نہیں روکتا۔ اور ھو یشفین کہہ کر بتایا کہ میں کامل شفا حاصل نہیں کر سکتا۔ کامل شفا دینے والی خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ اور یہی

ترقی اور کامیابی کی کلید

ہے جب تک کوئی قوم اس گُر کو نہیں سمجھتی۔ وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اس اصول کا ایک حصہ

محنت والا حصہ

پورا کر دیا ہے۔ اس لئے وہ ترقی کر رہا ہے۔ ہم نے دونوں حصوں کو ترک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم ناکام رہتے ہیں۔ پھر جب ہم کوئی کام کرتے ہیں اور اس میں ناکام ہوتے ہیں۔ تو اس ناکامی کو ہم اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ محنت تو کی تھی۔ خدا تعالےٰ نے کامیاب نہیں کیا۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور اگر کچھ مل جاتا ہے۔ تو ہم یہ تمام باتیں بھول جاتے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں

خدا تعالےٰ فرماتا ہے

کہ بعض بے وقوف انسان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جب انہیں کوئی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ تو کہتے ہیں یہ ہمارے علم اور طاقت کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر ہم علم اور سمجھ والے نہ ہوتے۔ تو یہ ترقی کس طرح حاصل ہوتی۔ اور جب کوئی ناکامی ہوتی ہے۔ تو اسے خدا تعالےٰ کی منسوب کر دیتے ہیں۔ گویا وہ ہر عیب خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ہر خوبی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر تم اپنا رویہ بدل لو۔ تو دیکھو گے کہ تم میں چستی پیدا ہو جائے گی ہمارا ایک طالب علم فیل ہو جاتا ہے۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے اپنی ناکامی کو اپنی سستی کی طرف منسوب کیا۔ تو ماں باپ ناراض ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ کہ استاد کو مجھ سے ضد تھی۔ پھر چونکہ گھر سے اس کے لئے تحفہ وغیرہ نہیں لایا تھا۔ اس لئے اس نے مجھے فیل کر دیا۔ اور ماں باپ سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے۔ ٹھیک ہے یونیورسٹی کا امتحان ہو تو ہمارے ہاں

عام محاورہ ہے

کہ یہاں سارے کام سفارش سے چلتے ہیں۔ امتحانوں میں کامیابی یا ناکامی بھی سفارش یا عدم سفارش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حالانکہ اس میں ۹۰ فی صدی جھوٹ ہوتا ہے۔ اگر کوئی لڑکا فیل ہو جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے تم کسی کے پاس سفارش لے کر نہیں گئے تھے اس لئے میں فیل ہو گیا ہوں۔ اگر تم کسی کے پاس سفارش لے کر چلے جاتے۔ تو میں ضرور کامیاب ہو جاتا۔ اس پر باپ سمجھ لیتا ہے کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے۔ درست ہے۔

ایک دفعہ ایک احمدی دوست کی طرف سے

یہ شکایت آئی

کہ میرا لڑکا بڑا لائق اور محنتی ہے۔ اسلام کے احکام کا پابند ہے۔ لیکن استاد نے ضد کی وجہ سے اسے عربی کے پرچہ میں فیل کر دیا ہے۔ وہ کسی اور مضمون میں فیل ہو جاتا۔ تو میں سمجھ لیتا۔ کہ اس کا قصور ہے۔ لیکن فیل بھی وہ عربی کے پرچہ میں کیا گیا ہے جس میں وہ خوب ہوشیار تھا۔ میں سکول کے عام معاملات میں تو دخل نہیں دیتا۔ لیکن یہ معاملہ چونکہ کافی دلچسپ تھا۔ اس لئے میں نے

ہیڈ ماسٹر صاحب کو لکھا

کہ فلاں لڑکے کے پرچے میرے پاس بھیج دو۔ انہوں نے پرچے بھجوا دیئے۔ میں نے دیکھا کہ استاد نے عربی کے پرچے میں اسے ۵ نمبر دیئے ہیں۔ لیکن وہ اتنے نمبروں کا بھی حق نہیں رکھتا تھا۔ میں نے اس کے باپ کو لکھا۔ کہ ہیڈ ماسٹر پر آپ بھی خفا ہیں۔ اور میں بھی خفا ہوں۔ آپ تو اس لئے خفا ہیں۔ کہ انہوں نے آپ کے بیٹے کو فیل کر دیا۔ اور میں اس لئے خفا ہوں۔ کہ انہوں نے ۵ نمبر بھی کیوں دیئے۔ شاید استاد نے لڑکے سے رشوت لے لی تھی۔ کہ اسے پانچ نمبر دے دیئے۔ حالانکہ وہ جاہل مطلق ہے وہ اتنے نمبروں کا بھی حق نہیں رکھتا تھا۔ کجا یہ کہ وہ امتحان میں پاس کیا جاتا۔ استاد نے اس سے رعایت کی تھی۔ مثلاً اگر اس نے ضَرَبَ کی گردان پوچھی تھی۔ تو اس نے ضَرَبَ ضُرِبَ ضِرْبًا لکھ دیا۔ تو استاد نے یہ دیکھ کر اس نے ضَرَبَ تو صحیح لکھ دیا ہے۔ اسے نمبر دے دیئے۔ اب دیکھ لو۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ بیٹے نے اسے لکھ دیا تھا۔ کہ استاد نے ضد کی وجہ سے مجھے فیل کر دیا ہے۔ یہ چیز قوم کی

بربادی کی علامت

ہوتی ہے۔

ایک دفعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ایک خط پڑھ رہے تھے۔ اور چھ سات اور آدمی بھی پاس بیٹھے تھے۔ آپ خط پڑھتے پڑھتے ہنس پڑے۔ اور فرمایا۔ میاں ذرا یہ خط پڑھو اور خط میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے خط پڑھا۔ تو دیکھا۔ کہ وہ واقعہ میں

ایک لطیفہ

تھا۔ وہ خط ایک طالب علم کی نانی کی طرف سے لکھا ہوا تھا۔ لڑکا بورڈنگ میں رہتا تھا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ میرے والد قادیان سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے یہاں داخل کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے باپ کو

قادیان کے ماحول کے خلاف

کوئی بات لکھی۔ تو وہ یقین نہیں کریں گے۔ نانی کو مجھ سے زیادہ محبت ہے۔ اسے میں لکھوں تو وہ میری بات مان لیں گی۔ چنانچہ اس نے اپنی نانی کو لکھا۔ کہ مجھے یہاں ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور جس طرح پنجرے میں بند کئے ہوئے جانور کو وہیں کھانا اور پانی مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے پیشاب اور پاخانہ بھی پنجرہ میں ہی کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی پیشاب اور پاخانہ پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور اسی میں مجھے کچھ کھانے پینے کو دیدیا جاتا ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک میری یہی حالت رہی تو میں مر جاؤں گا۔ خدا کے لئے مجھے یہاں سے ملدی لے جاؤ۔ نانی کو چونکہ نواسے سے محبت تھی۔ اس لئے اس نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ کہ میرے نواسے کا خیال رکھا جائے۔ اور اسے قید سے ملدی رہا کیا جائے۔ اتفاقاً وہ لڑکا بھی اس وقت پاس ہی بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ میاں یہ خط پڑھ لو۔ اور اس لڑکے سے پوچھو۔ کہ وہ پنجرا کہاں ہے۔ جس میں تم بند رہتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا۔ میں چونکہ اداس ہو گیا تھا۔ اور یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے علم تھا۔ کہ باپ میری بات نہیں مانے گا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ نانی کو ڈرا دوں۔ شاید کام بن جائے۔

پس

تم اپنی اصلاح کرو

اور اپنا رویہ تبدیل کرو۔ خصوصاً خدام الاحمدیہ میں کہتا ہوں کہ وہ خود بھی محنت کی عادت ڈالیں اور دوسروں کو بھی محنت کی عادت ڈلوائیں۔ پھر اساتذہ کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ قوم کے بچوں میں محنت کی عادت پیدا کریں۔ یہاں یہ رسم ہے۔ کہ ہر کارکن یہ سمجھتا ہے۔ کہ فلاں کام فلاں شخص کر دے گا۔ اور کوئی شخص کسی کام کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتا۔ اور جب پکڑا جاتا ہے۔ تو ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ میرا قصور ہے میرا اپنا ایک عزیز ہے۔ جو میرے کاموں پر مقرر ہے اس سے جب بھی دریافت کرو وہ یہی کہتا ہے۔ کہ میں نے تو کام کیا تھا۔ لیکن

خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسا ہو گیا ہے

اس میں میرا کیا قصور ہے۔ گویا خدا تعالےٰ سب اچھے کام بھول گیا ہے۔ اب اس کا صرف اتنا ہی کام رہ گیا ہے۔ کہ وہ تمہارے کاموں کو خراب کرتا رہے۔ تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکالو۔ جب تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکال دو گے۔ تو تمہارے اندر نئی زندگی۔ نئی روح اور بیداری پیدا ہو جائے گی۔ یورپ والوں کو دیکھ لو۔ ان میں سے جب بھی کوئی پکڑا جاتا ہے۔ تو وہ فوراً اپنے قصور کا اقرار کر لیتا ہے۔ اور کہتا ہے میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے بے شک سزا دی جائے لیکن ہمارے ہاں اگر کوئی پکڑا جاتا ہے۔ تو کہتا ہے میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔ میں نے پوری محنت کی تھی نتیجہ خدا کے اختیار میں تھا۔ اور جب اسے کوئی سزا دو گے۔ تو فوراً دس آدمی آ جائیں گے اور کہیں گے۔ اس پر رحم کریں۔ خدا تعالےٰ نے

عفو اور رحم کی تعلیم

دی ہے۔ بیوی کے متعلق خدا تعالےٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ اسے طلاق دو۔ تو احسان سے کام لو۔ آپ بھی اس شخص پر احسان کریں۔ اور کوئی نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے سے رحم کرنا عقل کی بات

نہیں۔ رحم اور احسان کا سوال انفرادی معاملات میں ہوتا ہے۔ قومی تنظیم میں نہیں ہوتا۔ اگر قومی تنظیم میں بھی رحم اور احسان کیا جائے۔ تو قوم کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ یورپ میں تم اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں دیکھو گے۔ کہ کوئی شخص قومی جرم کرے۔ اور پھر اس پر رحم کیا گیا ہو۔ ایک نہیں میں نے بیسیوں تاریخی اور ایڈونچر کی کتابیں پڑھی ہیں۔ ان میں بیسیوں ایسی مثالیں پڑھی ہیں۔ کہ ایک شخص جو اس حیثیت کا ہے کہ تم اس کا کپڑا چھونے سے بھی ڈر جاؤ گے۔ جب اُسے کسی قصور میں پکڑا گیا۔ تو اُس نے کہا میں قصوروار ہوں مجھے سزا دو گے۔ اس روح کے پیدا ہو جانے کے نتیجہ میں

قوم ترقی کرتی ہے

کیونکہ ہر ایک شخص یہ خیال کرے گا۔ کہ اگر اُس نے کوئی غلطی کی تو ساری قوم کہے گی تم مجرم ہو۔ تم قصوروار ہو۔ اس کا باپ اس کا بیٹا۔ اس کا بھائی۔ غرض اس کے سب رشتہ دار ہی اسے قصوروار سمجھیں گے۔

ایک ناول نویس نے

فرانس کا ایک قصہ

بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخی واقعات کو اپناتا ہے۔ فرانس کے بوربن خاندان کو جب ملک سے نکالا گیا۔ تو وہ انگلستان چلا گیا۔ اور لنڈن جاکر بادشاہ نے کوشش کی۔ کہ کسی طرح ملک میں بغاوت پھیلائی جائے۔ اس وقت فرانس میں جمہوریت نہیں تھی طوائف الملوکی پائی جاتی تھی۔ غالبًا اس وقت نپولین برسرِاقتدار نہیں آیا تھا۔ یا اس کے قریب زمانہ کا یہ واقعہ ہے۔ بادشاہ نے لنڈن سے ایک جہاز میں کچھ آدمی فرانس بھیجے۔ کہ وہ فرانس میں جاکر بغاوت پھیلائیں۔ جہاز کے نچلے حصے میں ہتھیار بھی رکھے ہوئے تھے۔ توپیں زنجیر کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ ایک شخص صفائی کے لئے وہاں گیا تو اُس سے

ایک زنجیر کھل گئی

اور توپ جہاز کے اندر لڑھکنے لگی۔ اور خطرہ پیدا ہوگیا کہ کہیں جہاز ٹوٹ نہ جائے۔ سارے لوگ جہاز کو بچانے کے لئے بھاگے۔ بادشاہ کا نمائندہ بھی وہاں تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اس شخص نے جس سے کُنڈا کھلا تھا چھلانگ لگا دی۔ اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر کُنڈا لگانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس پر بادشاہ کے نمائندہ نے سب لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اور کہا اس شخص نے بہت

بڑی بہادری کا کام

کیا ہے۔ اور ایک تمغہ جو فرانس میں سب سے زیادہ عزت والا سمجھا جاتا ہے لے کر کہا۔ میں بادشاہ کی طرف سے یہ تمغہ بہادری کے صلہ میں اس کے سینہ پر لگاتا ہوں اس کے بعد اس نے کمانڈر کو حکم دیا۔ کہ اسے لے جاؤ اور گولی مار دو۔ اتفاقًا جہاں اُترنا تھا وہاں سمندر میں سخت طوفان آیا ہوا تھا۔ اور خطرہ تھا کہ کہیں جہاز غرق نہ ہو جائے۔ اس وقت جہاز کے کمانڈر نے کہا کہ اس وقت مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو یقینی موت کو قبول کرے۔ چنانچہ ایک ملاح آگے آیا۔ اس نے اُسے حکم دیا کہ اس شخص کو کشتی میں بٹھا کر ساحل فرانس تک پہنچا دو۔ طوفان زوروں پر تھا۔ لیکن وہ ملاح کامیابی کے ساتھ ساحل فرانس پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر ملاح نے اپنا پستول نکال لیا۔ اور کہا میں نے اپنی جان کو صرف اس لئے خطرہ میں ڈالا تھا کہ تم سے اپنے بھائی کا بدلہ لوں۔ افسر نے کہا تم نے

حقیقت پر غور نہیں کیا

تمہارے بھائی نے ایک نیک کام کیا تھا اور ایک بُرا کام کیا تھا۔ میں نے اس کے اچھے کام کا اچھا بدلہ دیا۔ اور فرانس کا سب سے بڑا تمغہ اُسے لگایا۔ اور اس کے بُرے کام کے بدلہ میں اسے گولی مار دینے کا حکم دیا۔ تم جانتے ہو کہ میں بادشاہ کے مقصد کی خاطر یہاں آیا ہوں اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ میں ہر طرح کی احتیاط سے کام لوں۔ اور اس کے رستہ میں حائل ہونے والی کسی روک کی پرواہ نہ کروں اس نے ایک بُرا کام کیا تھا اور میری بادشاہ سے وفاداری کا تقاضا یہی تھا کہ میں اُسے ہلاک کر دوں اس پر ملاح نے ہتھیار پھینک دیا۔ اور کہا میں سمجھ گیا ہوں۔ میرا بھائی قصوروار تھا۔ اور اپنے اس جرم کے بدلہ میں موت کی سزا کا مستحق تھا۔ تم ان لوگوں کی تاریخیں۔ ادبیں۔ ناولوں میں۔ کہانیوں میں۔ قصوں میں اور علم و اخلاق کی کتابوں میں دیکھو تو یہی مضمون ملے گا۔ کہ جب بھی کوئی شخص غلطی کرتا ہے۔ وہ

اپنی غلطی کی سزا لیتا ہے

چاہے اس سے پہلے اس نے کتنی ہی قربانیاں کی ہوں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ اور سزا میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جب تک تم اس طریق پر عمل نہیں کرو گے۔ تم ترقی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شخص جنگ میں پیٹھ دکھاتا ہے۔ اور لڑائی سے بھاگ جاتا ہے۔ تو چاہے اس نے بیس سال تک قربانی کی ہو کوئی احمق ہی ہوگا جو اس کے اس جرم کے بعد ان قربانیوں کا خیال رکھے۔ وہ شخص بہرحال مجرم ہے۔ اس کی پچھلی سروس کے بدلہ میں اسے پچھلے انعام ہیں۔ اور موجودہ غلطی پر موجودہ سزا ہے۔ تم یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح داخل کر لو۔ ورنہ تمہاری ساری قربانیاں ہیچ ہوں گی۔ اور تم تمام لوگوں کے غلام ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو گے۔ تو تمہیں

صحیح توکل

نصیب ہوگا۔ اور جس شخص کو صحیح توکل نصیب ہو جاتا ہے۔ اُس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

(الفضل ۲/۲/۵۵ء)

فہرست وصولی بمد "سفر امریکہ"

بابت ماہ جنوری ۱۹۵۵ء

کون سا احمدی ہے جو اس امر میں قلبی مسرت محسوس نہ کرے گا۔ کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جیسا بابرکت وجود علاج کے لئے سفر امریکہ اختیار کرے۔ اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لے۔ اس میں وسعت تبلیغ کے بھی لاتناہی دروازے کھل جائیں گے۔ حضور کے ہمراہ سلسلہ کی خط و کتابت وغیرہ کے لئے عملہ کا جانا بھی ضروری ہوگا۔

مشاورت میں پچھتر ہزار روپیہ اخراجات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب اپنا وعدہ بھجوانے کی بجائے نقد رقم مرکز میں بمد "سفر امریکہ" ارسال فرمائیں گے۔ چنانچہ ماہ جنوری ۱۹۵۵ء میں جن مخلصین نے اس مد میں رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ ان کے اسماء بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و اولاد میں برکت ڈالے۔ اور انہیں بیش از بیش حسنات کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

۱	مکرم محمد سلیمان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور	-/۲
۲	" عبدالغنی صاحب " "	-/۱۰
۳	" سید حمید الدین صاحب " "	-/۲
۴	" حکیم محمد سعید صاحب مبلغ بذریعہ دعوۃ و تبلیغ	-/۱۰
۵	" مولوی سراج الحق صاحب مبلغ حیدرآباد	-/۵
۶	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی سراج الحق صاحب مبلغ "	-/۵
	میزان	-/۳۴

زکوٰۃ کی فرضیت و ضرورت

اور

وصولی ماہ جنوری ۱۹۵۵ء کی فہرست

زکوٰۃ کیوں دیجاتی ہے؟ زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ کیا ہے؟ تُؤْخَذُ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَتُرَدُّ إِلَى الْفُقَرَاءِ۔ امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ اُمراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی ادا ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے (براہین احمدیہ)

ماہ جنوری ۱۹۵۵ء مندرجہ ذیل احباب نے زکوٰۃ ادا فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا کرنے والے ان مخلصین کے اموال اور اولاد میں برکت ڈالے۔ نیز انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

۱	مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال	-/۴۰
۲	" ایس کے عبدالرزاق صاحب شموگہ	-/۱۰
۳	" پی۔ وی کمبی عبداللہ صاحب پینگاڈی	-/۵
۴	" ایم۔ ابراہیم صاحب "	-/۱۵
۵	" ایس۔ یو قمرالدین صاحب "	-/۲۰
	میزان	-/۲۶۰

زکوٰۃ کی ضرورت عزیز دا یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ (کشتی نوح)

یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اسی طرح کے ہر ماہ کا روپیہ یہیں یہاں آنا چاہیئے

(ناظر بیت المال قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز تقریر!

تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۵۴ء بمقام ربوہ تقریر نویس مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط اوّل

۲۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ میں جو عام تربیتی اور اصلاحی امور کے متعلق تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن مختلف اقساط کی صورت میں احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

آج میں پہلے دن کی تقریر جو عام تربیتی اور اصلاحی تقریر ہوا کرتی ہے۔ اس کے سلسلہ میں کچھ بیان کروں گا۔ لیکن

یہ بتا دینا چاہتا ہوں

کہ کچھ کمزوری کی وجہ سے کچھ اس دفعہ کی شدید سردی کی وجہ سے (یا جو مجھے معلوم ہوتی ہے ممکن ہے باقی لوگوں کو معلوم نہ ہوتی ہو) اور کچھ اس بیماری کی وجہ سے جو کمر درد کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی۔ میری حالت جسمانی اس وقت ایسی ہے کہ میں

زیادہ دیر تک اور لمبا بول نہیں سکتا

طاقت کی وجہ سے اور سردی میں بیٹھنے کی وجہ سے کمر کی درد بہت زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ ذرا سی بھی حرکت ہو جائے تو تکلیف زیادہ ہونے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح آج آپ ہی آپ شاید گرد و غبار کی وجہ سے میرا گلا بیٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ اور نزلہ اور سردرد بھی ہو گیا ہے۔ (اور بخار بھی محسوس ہو رہا ہے۔ میں اپنی طرف سے تو یہ علاج کر کے آیا ہوں کہ سردرد کے لئے دوا کھائی ہے۔ نزلہ کے لئے اے پی سی کی پڑیہ کھائی ہے۔ اس طرح اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ میں ایک حد تک اپنے فرض کو ادا کر سکوں۔ مگر پھر بھی میں معذرت کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر میں اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہ کر سکوں تو

دوست اس بات کو یاد رکھیں

کہ میری صحت ان دنوں میں ایسی نہیں ہے کہ میں زیادہ بوجھ برداشت کر سکوں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ تقریر زیادہ تر تربیتی ہوتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس میں تربیتی مضمون کم ہو جاتے ہیں۔ اور بعض علمی مضمون بھی ضمنی طور پر آ جاتے ہیں اور بعض مسائل میں تو وہ اتنے اہم تھے کہ اگر ان کو محفوظ رکھا جاتا تو وہ بہت کچھ کارآمد ہو سکتے تھے۔ مگر بوجہ اس کے کہ یہ تربیتی تقریر کہلاتی ہے۔ اس کے لکھنے اور سنبھالنے کی پوری احتیاط نہیں کی جاتی بعض تقریریں تو بڑی ہوتی ہیں۔ میرے پاس ہی وہ لکھ کر بھجوا دیتے ہیں۔ اگر ہمارے زود نویسی کے محکمہ والے خاص توجہ کریں۔ تو ان کو اخبار میں شائع کر دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال آج میں

متفرق امور

کے متعلق کچھ کہوں گا۔ اور سب سے پہلے میں اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج اور کل کے تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ تربیتی تقریریں محض لذت گوش کے لئے سنی جاتی ہیں۔ ان کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اور ان ہدایات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی جاتی

سب سے پہلے میں

ملاقاتوں کو لیتا ہوں

ملاقاتوں کی کئی غرضیں ہوتی ہیں۔ بعض غرضیں تو بغیر اس کے کہ ساکن کوئی خدمت کریں یا نہ کریں۔ پوری ہو جاتی ہیں۔ اور بعض غرضیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جب تک سارکن اپنا فرض صحیح طور پر ادا نہ کریں پوری نہیں ہوتیں۔ اور بعض غرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب تک پریذیڈنٹ اور سکرٹری اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہ کریں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً جہاں تک رشتۂ محبت کا تعلق ہے۔ جو احباب آتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم مصافحہ بھی کریں۔ اور شکل بھی دیکھ لیں۔ کئی تو یہ کہہ کر رو پڑتے ہیں۔ کہ خبر نہیں اگلے سال تک ہم زندہ بھی رہیں گے کہ نہیں رہیں گے۔ یہ ان کا ادب بھی ہوتا ہے کچھ حجاب بھی ہوتا ہے۔ ورنہ بسا اوقات ان کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ پتہ نہیں۔ آپ اگلے سال تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں۔ اور یہ ایک سچی بات ہے۔ کوئی انسان اس دنیا میں ہمیشہ تک زندہ رہا ہی نہیں۔ آخر ہر شخص نے کسی نہ کسی وقت اس دنیا سے جانا ہے

اپنی مثال

کو میں دیکھتا ہوں تو وہ ایک معجزانہ نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجھے بچپن میں ہی کئی قسم کی بیماریاں لگی ہوئی تھیں۔ میں چھوٹا ہی تھا۔ جبکہ مجھے خسرہ نکلا۔ پھر اس کے بعد کالی کھانسی ہو گئی۔ اور یہ بیماری اتنی شدید ہوئی کہ اس سے خنازیر پیدا ہو گئیں۔ وہ خود اپنی ذات میں ایک مہلک مرض ہے۔ اس کے بعد جب قریب بلوغت پہنچا۔ تو چھ مہینے سال تک متواتر بخار رہا۔ اور اس کے ایک دو حملے ہوئے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت تھی۔ اس لئے وہ اس بات کو اور نگاہ سے دیکھتے تھے اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھے اپنا بیٹا سمجھتے ہوئے۔ اور نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک ہی واقعہ کو دونوں نے مختلف شکلوں سے دیکھا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ ان دنوں میں میں خاص طور پر بیمار تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے دس پندرہ دن پہلے بغیر میرے کہنے کے یا بغیر میرے کسی قسم کی بیماری کی شکایت کرنے کے لاہور میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بلایا۔ اور کہا محمود کی صحت بہت خراب رہتی ہے۔ مجھے اس کی بڑی فکر ہے۔ آپ اس کو اچھی طرح دیکھیں۔ اور اس کے لئے کوئی علاج تجویز کریں۔ یہ بھی کہا کہ میری بھی صحت اچھی نہیں پر اس کی زیادہ خراب ہے۔ اور اس کی مجھے بہت فکر ہے۔ مجھے نہیں یاد کہ ان دنوں میں مجھے خاص طور پر کوئی بیماری تھی صرف چھ مہینے پہلے بخار رہا کرتا۔ لیکن اس حالت کو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اور طرح بیان فرمایا۔ میں ایک دفعہ

ان کے پاس گیا

تو کہنے لگے میاں تم بیمار ہو۔ تمہاری صحت بڑی خراب ہے۔ پر مجھے مرزا صاحب کی بڑی فکر ہے۔ ان کی صحت تم سے بھی زیادہ خراب ہے۔ تو انہوں نے اپنی محبت میں بیماریوں کا توازن یہ کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیماری کو بڑھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی محبتِ پدری کی وجہ سے میری بیماری کو بڑھایا۔ بہرحال وہ حالت اس قسم کی تھی۔ کہ میں بھی اور جو واقف لوگ تھے وہ بھی سمجھتے تھے کہ میں کسی لمبی عمر کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور کوئی لمبا اور بوجھ اٹھانے والا کام نہیں کر سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ شروع ایام خلافت میں جب مجھ پر جماعت نے اتفاق کیا تو میرے دل میں یہ خیال آتا تھا۔ کہ میں یہ بوجھ کہاں اٹھا سکتا ہوں۔ اور بعض دفعہ اس سے بڑی گھبراہٹ ہوتی تھی۔

مجھے خوب یاد ہے

کہ اس وقت میں اپنے دل کو اس رنگ میں تسلی دیا کرتا تھا کہ میری صحت تو ایسی ہی نہیں کہ میں زیادہ دیر تک زندہ رہوں۔ اس لئے یہ بوجھ تھوڑے دنوں کا ہی ہے۔ کوئی زیادہ فکر کی بات نہیں۔ لیکن ان حالات کے ہوتے ہوئے

باوجود بیماریوں کے

اور باوجود اس حملہ کے جو پچھلے سال مجھ پر ہوا۔ اب میں اس عمر کو پہنچ گیا ہوں کہ اس سال کے ختم ہونے پر جنوری میں ہی چھیاسٹھ سال کا ہو جاؤں گا۔ گویا گورنمنٹ جس عمر میں جا کے پنشن دیتی ہے۔ اس سے گیارہ سال بڑی عمر ہو جائے گی۔ اور اب جو مالی تنگی کی وجہ سے گورنمنٹ نے پنشن کی عمر بڑھا دی ہیں اس کے لحاظ سے بھی چھ سال زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن وہ جو تکلیفیں آتی ہیں۔ اگر ان کو نظر انداز کر دیا جائے اور درمیانی طور پر جو جھٹکے لگتے ہیں ان کو بھلا دیا جائے تو ابھی تک

خدا تعالےٰ کے فضل سے

کام کے لحاظ سے میرے اندر طاقت ہوتی ہے۔ بوجھ پڑتے ہیں تو میں ان کو اٹھا لیتا ہوں۔ اگر محنت کرنی پڑتی ہے تو کسی نہ کسی رنگ میں کسی نہ کسی وقت میں اس کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر لیتا ہوں۔ بہرحال اس سال کی بیماری کی وجہ سے اور اس سال کے حملہ کی وجہ سے اس قسم کا ضعف مجھے اس سال پیدا ہوا کہ میں سمجھتا ہوں وہی وجہ ہے کہ میں آج اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتا ہوں۔ سینہ میں درد ہو رہی ہے۔ گلا بیٹھا ہوا ہے۔ نزلہ کی حالت ہے کمر میں درد ہے جسم میں درد ہے بخار ہے۔ واللہ اعلم کیا سبب ہے۔ اور اس بیماری کے ساتھ اس کا کیا جوڑ ہے۔ لیکن میں عام طور پر

رات کو کام کرنے کا عادی تھا

دن کو تو یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص آ گیا۔ اس نے کہا ملنا ہے۔ دوسرا آ گیا وہ بھی کہتا ہے ملنا ہے۔ تیسرا آ گیا وہ بھی کہتا ہے ملنا ہے۔ پھر کاغذات آ گئے۔ ان کے دیکھنے بھالنے میں جو اصل کام مطالعہ اور فکر کا اور غور کا اور مسائل نکالنے کا اور لکھنے کا ہوتا تھا۔ اس کے لئے دن کو فرصت نہیں ملتی تھی۔ چنانچہ جو

پہلی ایک ہزار صفحہ کی تفسیر

چھپی ہوئی ہے۔ وہ ساری کی ساری میں نے رات کو لکھی ہے یہ سمجھ لو کہ وہ ہزار صفحہ کی کتاب ہے۔ اور اس کے ایک صفحہ میں کم سے کم پانچ کالم آتے ہیں۔ گویا کالموں کے لحاظ سے اس تفسیر کا پانچ ہزار کالم بنتا ہے۔ اور ایک آدمی اگر تیز لکھنے والا ہو۔ حوالے دیکھنے کی ضرورت نہ ہو۔ سوچنے کی ضرورت نہ ہو۔ تو میں نے دیکھا ہے گھنٹہ بھر میں سات ساڑھے سات کالم فلسکیپ سائز کے لکھتا ہے۔ اور اگر اس کو حوالے دیکھنے ہوں۔ آیتوں کا مقابلہ کرنا ہو۔ لغت دیکھنی ہو۔ بعض مشکل مضمونوں کو سوچنا ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف کی تفسیر ہوتی ہے تو شاید بعض لوگ دو تین کالم ہی لکھ سکیں۔ لیکن سردیوں کے موسم میں یہ تقریباً ساری کی ساری تفسیر لکھی گئی۔ ساری تو نہیں یہ سمجھو کہ آدھی۔ کیونکہ آدھی میرے درس قرآن کی وجہ سے پہلے لکھی ہوئی تھی۔ صرف اس کی درستی کا کام تھا۔ بہرحال کم سے کم پانچ سو صفحہ ایسا تھا یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ

پچیس سو کالم ایسا تھا

جو تین مہینے میں رات کو بیٹھ کر میں نے لکھا۔ کئی دفعہ ایسا ہو جاتا تھا۔ کہ میں صرف کمر سیدھی کرنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جاتا تھا۔ ورنہ گھڑی بتاتی تھی۔ کہ اب صبح کی اذان ہونے والی ہے۔ ایک بجے دو بجے تک بیٹھنا تو قریباً قاعدہ ہی بنا ہوا تھا۔ اور پھر اس جوش میں یہ بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔ کہ کپڑے اوپر ہیں یا نہیں۔ ایک کرتے میں دالان میں جا کے بیٹھ رہتا اور لکھتے رہنا۔ بیوی نے دوسرے کمرے میں سوئے رہنا ایک معمول سا ہو گیا تھا۔ تو رات کو کام کرنے کا میں پرانا عادی ہوں۔ لیکن اس دفعہ میں نے دیکھا کہ بعض دفعہ تو آٹھ نو بجے ہی مجھے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب میں بالکل ایک منٹ بھی جاگ نہیں سکتا۔ اور مجبوراً سونا پڑتا تھا۔ تو ان سردیوں میں میں رات کو

بالکل کام نہیں کر سکا

سوائے اس کے کہ عشاء تک کوئی کام کر لوں تو کر لوں بلکہ گھر سے مجبور اعتراض ہونے شروع ہو گئے تھے کہ آپ تو اتنی جلدی کھانا کھانے لگ گئے ہیں کہ اردگرد والے لوگ ہنستے ہیں کہ ہم تو نہیں کھاتے۔ آپ تو شام کے وقت ہی کہتے ہیں۔ کہ کھانا لاؤ۔ میں نے کہا۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ آٹھ نو سے زیادہ میں جاگ ہی نہیں سکتا۔ اور کھانے اور سونے میں کچھ فاصلہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں پہلے کھا لیتا ہوں۔ تو یہ سال اس لحاظ سے میرے لئے نہایت ہی تکلیف دہ گذرا۔ اور شائد یہی موجب میری بیماری کا ہوا ہو۔ اور اس وجہ سے لازماً میرے لئے ضروری تھا۔ کہ مجھے زیادہ

تو آرام دیا جائے۔ مثلاً گرد نہ اڑے۔ غبار نہ ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں گلے میں جا کر سوزش پیدا کرتی ہیں۔ اور تکلیف ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ چیز میسر نہیں آسکی۔ اور

ملاقاتوں کے وقت میں گرد و غبار

بھی اڑتا رہا۔ گو مرد اب پہلے سے بہت زیادہ احتیاط کرتے ہیں۔ پہلے تو بڑی گرد ہوا کرتی تھی لیکن اب میں نے دیکھا ہے۔ کہ چند سالوں سے نصیحت کی وجہ سے بہت احتیاط ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی غفلت ہو جاتی ہے مستورات کی ملاقاتوں میں کبھی ایسا ہی ہوتا ہے ان کی تعلیم چونکہ کم ہوتی ہے۔ اور ان کی تربیت بھی کم کی گئی ہے۔ ان کی مجالس میں گرد و غبار زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً

گاؤں والی عورتیں

اور پھر خصوصاً ایسی عورتیں جنہوں نے ہمیں گودیوں میں پالا ہوا ہے۔ (اور ایسی عورتیں ابھی زندہ ہیں) ان میں سے کوئی عورت آجائے تو وہ تو ایک بچہ سمجھ کر مجھ پر آکر جھپٹتی ہے۔ کیونکہ اس نے گودیوں میں کھلایا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تو پھر وہ گرد اڑتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آندھی ہی آرہی ہے۔ اس وجہ سے مجھے زیادہ کوفت ہوئی۔ لیکن زیادہ تر مجھے اس وجہ سے خیالی کوفت ہوئی۔ کہ ہماری جماعت اتنی دیر سے قائم ہے۔ اور ابھی تک مردوں اور عورتوں کی تربیت پوری طرح سے نہیں ہو سکی۔ (باقی)

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ جنوری ۱۹۵۵ء کی فہرست اور اعلانِ دعا

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق قبل ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار "بدر" اور جماعتی وانفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور اس فنڈ کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد بھی احباب تک پہنچ پایا جا چکا ہے۔ اب جن احباب کی طرف سے ماہ جنوری ۱۹۵۵ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کے اسماء وار فہرست درج ذیل کی جا رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور اموال میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرماوے۔ آمین۔

نمبر شمار	نام معطی	مقام	رقم
۱	مکرم محمود حسین صاحب کمپونڈر جماعت احمدیہ	دہلی	۱۰—۰—۰
۲	〃 عبدالغنی صاحب ون سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ	آسنہ پورہ کشمیر	۱۰—۰—۰
۳	〃 شاہ شکیل احمد صاحب 〃	پٹنہ	۱—۰—۰
۴	〃 سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ 〃	رانچی	۱۰—۰—۰
۵	〃 سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی 〃	کلکتہ	۵۵—۰—۰
۶	مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ منیر احمد صاحب اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی	〃	۱۰—۰—۰
۷	مکرم پی احمد صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ	پینگاڈی	۵—۰—۰
۸	〃 سی۔ کے عبداللہ صاحب 〃	〃	۱—۰—۰
۹	〃 ایم۔ ابراہیم صاحب 〃	〃	۵—۰—۰
۱۰	〃 کے۔ ایم علی صاحب 〃	〃	۲—۰—۰
۱۱	〃 ایم۔ ابراہیم کٹی صاحب 〃	〃	۲
۱۲	〃 اے سلیمان صاحب 〃	〃	۱۵—۰—۰
۱۳	〃 کے۔ پی عبدالرحمٰن صاحب 〃	〃	۸—۰—۰
۱۴	〃 ایم۔ احمد صاحب 〃	〃	۶—۰—۰
۱۵	〃 حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ	سکندرآباد	
۱۶	〃 سیٹھ فاضل الہ دین صاحب 〃	〃	۲۶۰—۰—۰
۱۷	〃 سیٹھ علی محمد اے الہ دین صاحب 〃	〃	
۱۸	〃 سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکرٹری مال 〃	〃	
۱۹	〃 سید حسین صاحب کاچی گوڑہ 〃	〃	۶۴—۸—۰
۲۰	〃 عبدالعمار صاحب چڑ چڑلہ 〃	〃	۷—۴—۰
۲۱	〃 غلام قادر صاحب نسرق 〃	〃	۲—۷—۰
۲۲	〃 سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ 〃	〃	۲۰—۹—۰
۲۳	〃 سیٹھ صالح محمد صاحب بی۔ایس۔سی 〃	〃	۲—۰—۰
۲۴	مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب	〃	۲۰—۰—۰ سکہ عثمانیہ
۲۵	〃 علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام حسین کرم علی صاحب	〃	۳—۰—۰ 〃
۲۶	〃 لیلیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ فاضل کرم علی صاحب	〃	۳—۰—۰ 〃
۲۷	〃 صداقت بیگم صاحبہ اہلیہ مسیح الدین صاحب	〃	۳—۰—۰ 〃
۲۸	〃 فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ فاضل الہ دین صاحب	〃	۹—۰—۰ 〃
۲۹	〃 فیض النساء بیگم صاحبہ اہلیہ علی محمد الہ دین صاحب	〃	۶—۰—۰ 〃
۳۰	〃 عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ بی ٹی اہلیہ یوسف احمد الہ دین صاحب	〃	۱۵—۰—۰ 〃
۳۱	〃 صاحبیل بی صاحبہ والدہ سید جہانگیر علی صاحب ملک نا	〃	۹—۰—۰ 〃
۳۲	〃 لاڈلی صاحبہ اہلیہ سید حسین صاحب کاچی گوڑہ	〃	۹—۰—۰ 〃
۳۳	مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب نسرق جماعت احمدیہ	سکندرآباد	۹—۰—۰ سکہ عثمانیہ
۳۴	〃 حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ جی نذیر احمد صاحب 〃	〃	۹—۰—۰ 〃
۳۵	منجانب جماعت احمدیہ قادیان	قادیان	۱—۰—۰ سکہ جدید
۳۶	مکرم محمد نورالحق صاحب جماعت احمدیہ	سمبلپور	۲—۰—۰
۳۷	〃 عبدالرحمٰن صاحب 〃	〃	۳—۰—۰
۳۸	〃 ایس۔ ایم یوسف صاحب 〃	بمبئی	۲—۰—۰
۳۹	〃 چوہدری محمد تقی صاحب ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل	لاہور	۵—۰—۰
۴۰	〃 سیٹھ محمد اعظم صاحب سکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۶—۱—۰
۴۱	〃 محمد لطیف صاحب جماعت احمدیہ	کانپور	۱۰۰—۰—۰
۴۲	〃 حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃	〃	۴۰—۰—۰
۴۳	〃 محمد شفیع صاحب 〃	〃	۹—۰—۰
۴۴	〃 محمد مجید صاحب سولیجہ جماعت احمدیہ	〃	۶—۰—۰
۴۵	〃 حبیب اللہ خان صاحب 〃	〃	۳—۰—۰
۴۶	〃 محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری 〃	〃	۲—۰—۰
۴۷	〃 ایم محی الدین کنجو صاحب 〃	کبرد ناگا پلی	۶—۰—۰
۴۸	مکرمہ پی کے ربیعہ بی بی صاحبہ 〃	〃	۶—۰—۰
۴۹	مکرم پی۔ کے محمد کنجو صاحب 〃	〃	۲—۰—۰
۵۰	〃 داور خان صاحب 〃	کیرنگ	۳—۰—۰
۵۱	〃 محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال 〃	رڈ اپلی	۱—۹—۶
۵۲	〃 صدیق امیر علی صاحب منگل جماعت احمدیہ	منگلور	۱۱—۰—۰
		میزان	۸۹۰—۵—۶ سکہ جدید

روئداد جلسہ یوم مصلح موعود قادیان

(از مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف واقف زندگی قادیان)

قادیان ۲۰ر فروری مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان صبح گیارہ بجے جلسہ یوم مصلح موعود شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اور انہیں اس کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ صلحاء اولیاء علماء امت نے اس نعمت سے حصہ پایا ہے۔ چنانچہ اس مادی زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہم کلام ہوا۔ ۱۸۸۶ء میں جب حضور نے اسلام کے احیاء کے لئے بمقام ہوشیارپور چالیس روز لگاتار دعائیں کیں۔ تو خدا تعالیٰ نے حضور کو ایک عظیم الشان لڑکے کی بشارت دی۔ اور فرمایا کہ یہ لڑکا اسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

مکرم مولوی صاحب نے اس پیشگوئی کے اصل الفاظ بھی پڑھ کر سنائے۔ اور بعض دیگر واقعات پیش کر کے بتایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

بعد ازاں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہد خلافت میں جماعت کی تبلیغی ترقی پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ جب حضور مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ تو اس وقت بیرونی ممالک میں صرف دو مشن تھے۔ لیکن حضور کے عہد خلافت میں بیرونی ممالک میں بیسیوں مشن کھل چکے ہیں۔ اور آج ہم بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کا سورج غروب نہیں ہوتا۔ مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اب اسلام ساری دنیا پر چھا کر رہے گا۔

متعدد بیرونی ممالک کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور کئی ممالک میں مساجد بن چکی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ لنڈن کی مسجد کی خود حضور نے اپنے دست مبارک سے بنیاد رکھی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جماعت کے نظام کے استحکام" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں۔ پہلی بعثت میں تکمیل شریعت ہوئی۔ اور اب دوسری بعثت میں تکمیل اشاعت مقدر ہے۔ خدائی وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب اس زمانہ میں دین اسلام کے احیاء اور اقامت شریعت کی غرض سے مبعوث ہوئے۔ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ میں اسلام کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر اس کی ترقی اور سربلندی کے لئے خاص دعائیں کرنے کے لئے ہوشیارپور کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں بڑی دل سوزی اور دردمندی کے ساتھ دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حضور کو ایک عظیم الشان فرزند کی خوشخبری دی۔ جس پر حضور نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار شائع فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ادھر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور ادھر حضور جماعت احمدیہ کے قیام کا اعلان فرماتے ہیں۔ گویا حضرت مصلح موعود کے وجود کو جماعت کے قیام سے گہرا تعلق ہے۔ مصلح موعود کا مطلب بھی یہ ہے کہ وہ نظام کا ہیڈ ہوگا۔ چنانچہ حضور ۱۹۱۴ء میں خلیفہ بنے۔ حضور نے مجلس شوریٰ کا قیام فرمایا۔ پھر صدر انجمن احمدیہ کے کام کو باقاعدہ نظارتوں میں تقسیم فرمایا۔ تا کام زیادہ عمدگی سے ہو سکے۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۴ء کے زمانہ میں القاء الٰہی کے ماتحت تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ پھر ۱۹۳۸ء میں حضور نے جماعت کو چار حصوں میں تقسیم کر کے عورتوں۔ بچوں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیم فرمائی۔ تا ہر طبقہ اپنے دائرہ میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے تیار ہو۔ آخر میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور نے تو اپنا کام مکمل کر دیا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کریں۔ تبلیغ کریں۔ مالی اور جانی قربانیاں کریں۔ تا ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے وارث بنیں۔

بعد ازاں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے "وہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے آج سے ۷۰ برس پہلے کے واقعات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آئندہ اسلام کی ترقی صرف احمدیہ جماعت سے ہی وابستہ ہے۔ حضور کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ یہ اس رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ حضور کا ایک لڑکا مرزا رفیع احمد صاحب حال ہی میں انڈونیشیا گیا ہے۔ تحریک جدید بھی اسی الہامی پیشگوئی کا خلاصہ ہے۔ دنیا میں انقلاب آ رہا ہے اور آئے گا۔ لیکن ہمیں خود اپنے اندر بھی انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خود اپنے اندر انقلاب پیدا کیا اور پھر ان کے ذریعہ ساری دنیا میں انقلاب آیا۔ پس اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا

رپورٹ جلسہ یوم مصلح موعود

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ قادیان

(از محترمہ امۃ القدوس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

قادیان۔ ۲۰ر فروری بعد نماز ظہر ساڑھے دو بجے مدرسۃ البنات کے صحن میں زیر صدارت محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مقامی احمدی خواتین کے علاوہ ۳۰ غیر مسلم معزز خواتین بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ زینت آراء بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے حصہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کی تشریح بیان کرتے ہوئے بتایا کہ تحریک جدید کے ماتحت یہ حصہ نہایت شان سے پورا ہوا ہے۔ جو پیشگوئی کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔ تحریک جدید کے اجراء سے جو فوائد جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئے اس کا ذکر کرتے ہوئے سینما، تھیٹر، ملاہی اور فضول خرچی سے بچنے اور سادہ زندگی بسر کرنے کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

ازاں بعد مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے مصلح موعود کے ذریعہ سے عورات کے حقوق کے تحفظ کے موضوع پر وضاحت سے بحث کی اور طبقہ نسواں پر مصلح موعود کے احسانات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان نے کلام محمود میں سے نظم سنائی۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اور واقعات کے تواتر سے ثابت کیا کہ پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا کس شان سے پورے ہوئے ہیں اس کے بعد وسیمہ بیگم صاحبہ نے اخبار بدر مجریہ ۱۷ر فروری میں شائع شدہ نظم سنائی۔ اس کے بعد خاکسار جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے اپنی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود کے حصہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں دو اسلامی مرکز قرار پائے۔ لیکن آپ کی بعثت ثانیہ کے وقت تیسرا اسلامی مرکز قادیان قرار پایا۔ لیکن ضروری تھا کہ آپ کے ذریعہ چوتھے مرکز کی بھی بنیاد ڈالی جائے۔ چنانچہ مشرقی پنجاب سے ہجرت کے بعد چوتھے مرکز کا قیام ہوا۔ اور پیشگوئی کا یہ حصہ بھی باحسن وجوہ پورا ہوا۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے اسلام کے ہمہ گیر مذہب ہونے اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کی وسیع اشاعت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد دعا ۵ بجے جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر سکول کی بچیوں نے مختلف کھیلوں کے ذریعہ حاضرات کو محظوظ کیا۔ کھیل میں اول آنے والی بچیوں کو لجنہ کی طرف سے انعام بھی دیئے گئے۔

ہم کرو۔ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ مگر خوش قسمت ہے وہ شخص جو ان نعمتوں کا حصہ دار بنتا ہے۔ قادیان کی واپسی بھی اسی پر موقوف ہے۔ تمہارے اندر اخلاص اور ایثار کا مادہ پیدا ہونا چاہیئے۔

بالآخر ایک بجے کے قریب بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

روئداد جلسہ یوم مصلح موعود

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی)

یوم مصلح موعود منانے کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر فروری بعد نماز عصر "الحق" کے صحن میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کے بارہ میں ایک مؤقر اردو اخبار "انقلاب" میں اعلان بھی شائع کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک پانچ بجے شام شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب مولوی محمد احمد صاحب مالاباری نے نصف گھنٹہ پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے "زندہ خدا کا ایک زندہ نشان" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کی تفاصیل کے علاوہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل بیان کئے۔

اس جلسہ میں احمدی حضرات کے علاوہ ۲۰ غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے دوران میں اور آخر میں دو ٹریکٹ بعنوان "ہمارے عقائد" اور "زندہ خدا کا زندہ نشان" بھی تقسیم کئے گئے۔ ساڑھے ۶ بجے یہ اجلاس بعد دعا ختم ہوا۔

شذرات

ان پڑھوں کی دنیا

گورنر یو پی ڈاکٹر کے ایم منشی فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں جو شخص تھوڑی سنسکرت بھی نہیں جانتا وہ تعلیم یافتہ نہیں۔ ہر ایک کو علم ہے کہ ہندوستان دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن یہ بیان عجیب ہے پہلے ہی ہندوستان کی پڑھی لکھی آبادی پانچ چھ فیصد سے زیادہ نہیں۔ گورنر صاحب کے بیان کردہ نئے معیار کے مطابق تو سوائے معدودے چند کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے بھی کوئی پڑھا لکھا شمار کا مستحق نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ مرکزی وزراء صاحب کی اکثریت بھی ان پڑھ تسلیم کرنی پڑے گی۔ سنسکرت راشٹر بھاشا نہیں پھر نہ معلوم اس کے متعلق سیکولر حکومت کے ایک گورنر ایسی بات کیوں کہتے ہیں۔ جب ایک مُردہ زبان کے متعلق اس قدر زور لگایا جاتا ہے اردو کے قدر شناسوں کو بھی اپنے فرض کو پہچاننا چاہیئے

”پوزیشن“ سے مودودیوں کو خطرہ

ربوہ کے ماحول کی جاعتوں کی تربیت کے لئے مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے جس بی پوزیشن علم اور تجربہ والے آدمی دورہ کے لئے مقرر کئے گئے تو اس پر مودودی ہفت روزہ ”المنیر“ لائلپور کو خطرہ لاحق ہوگیا۔ قریب کی اشاعت میں وہ لکھتے ہیں کہ چوہدری صاحب سے خصوصاً اس لئے خطرہ ہے کہ وہ اپنی ”پوزیشن“ سے بھی کام لیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نصرت بالرعب کہ میرے رعب کے اثر سے بھی میری مدد ہوتی ہے۔ اسیطرح جماعت احمدیہ کے کسی فرد کی ”پوزیشن“ اور رعب نے مودودیوں کو سخت فکر مند کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اخبار مذکور کے ذریعہ حکومت کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ کہ ایسی ”پوزیشن“ والے سے بچاؤ کا انتظام کیا جائے۔

اس کا ایک یہ مطلب بھی سمجھ میں آتا ہے۔ کہ مودودیوں کی جماعت اپنے تئیں صاحب حیثیت افراد سے یکسر خالی سمجھتی ہے۔ دوسری طرف وہ یہ بھی سمجھتی ہے کہ جو لوگ ان سے وابستہ ہیں صاحب حیثیت عہدی ان کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے یہ پھوڑ دے گا۔ اس لئے واویلا کرنا شروع کر دیا۔

ارے بھائی! خوف کھانے کی کیا بات ہے اگر تمہارے پاس دلائل ہیں۔ تو دلائل کا جواب دلائل سے دو۔ صاحب ”پوزیشن“ معقول باتیں کریں گے۔ اگر ان کا جواب آپ کے پاس نہیں اور ہتھیار ڈال کر آپ شور مچانے لگے ہیں۔ تو یہ کھلم کھلا اعتراف شکست ہے۔

چراغ تلے اندھیرا

نہ معلوم اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے کہ نائب وزیر داخلہ مسٹر بی۔ این داتر کی صدارت میں ایک سوامی سرکاری افسروں کو ویدانت کا سبق پڑھائیں گے۔ یہ گذشتہ سال دہلی میں اپنشدوں پر لیکچر دے چکے ہیں۔ اب وہ سیکرٹریٹ کے ایک بلاک میں ویدانت کے موضوع پر افسران سے خطاب فرمارہے ہیں چندے صبر کیجئے اور اس خبر کا انتظار کیجئے۔ کہ سیکرٹریٹ میں ویدوں کے تراجم ہونے لگیں۔ یہ پارک تیار ہو۔ وہاں شدھی کا پرچار کیا جائے۔ دھیرے دھیرے بعض لوگوں کو وہاں شدھ بھی کر لیا جائے۔ اور ہندو کلچر کی تسلیم بھی دی جائے۔ اور یہ سب کچھ سیکولر حکومت کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ہو۔ سردار پانیکر نے یہ تو کہہ ہی دیا ہے کہ سارے بھارت میں ایک ہی کلچر ہے۔ اور وہ ہندو کلچر ہے۔

سیکولرازم تو اس امر کا متقاضی ہے کہ ایسی جرأت مندی پر مرکزی حکومت فوراً بازپرس کرے ورنہ کیا وہ برداشت کرے گی۔ کہ سیکرٹریٹ میں قرآن مجید اور اسلام پر لیکچر ہونے شروع ہو جائیں۔ اور دیگر مذاہب والے سب اسی طرح کریں۔ اور سیکولرازم پھر تمام کی قائم رہے۔ اور اسے ذرہ بھر آنچ تک نہ آئے؟

واہ ری اردو!

بمبئی میں منعقدہ عظیم الشان صوبہ اردو کانفرنس میں مشہور شاعر مسٹر رگھوپتی سہائے فراق صدر جلسہ نے کہا کہ اردو نے دو سو سال تک سرد و گرم زمانہ دیکھنے کے بعد لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ ہندی والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈنڈے کے زور سے کسی زبان کو نہیں مٹایا جا سکتا۔ حکومت فرقہ پرستوں کے شیدائیوں کے تین طرفہ حملے کے باوجود اردو کے رسالوں کی تعداد اور بڑھ گئی۔ جو اسی کی قوت نمو کا بین ثبوت ہے۔ اگر حکومت نے اردو کے خلاف تبہ بول دیا تو مشترکہ قومیت کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ فراق صاحب نے تلقین کی کہ پوری طاقت سے حکومت کو پالیسی بدلنے پر مجبور کیجئے۔

کاش بھارت نواسی اور فرقہ دار افراد اس حقیقت کو سمجھیں!

قادیان کی جائدادوں کی واگذاری

”قادیان میں سینکڑوں شرنارتھی کنبوں کو اجاڑنے کے منصوبے۔ نکاسی مکان احمدیوں کو واپس ملنے کے شرنارتھی حلقوں میں بے چینی“

اس دوہرے عنوان کے تحت روزنامہ پرتاپ جالندھر کی اشاعت مورخہ ۲۵ر فروری میں ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے:۔

”قادیان ۲۳ر فروری۔ سردار جتاب سنگھ ڈسٹرکٹ رینٹ آفیسر کل یہاں آئے۔ ان کی آمد کی وجہ احمدیوں کی طرف سے نکاسی مکانوں کی واپسی کا مطالبہ بیان کی جاتی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ احمدیوں نے ۱۰۸ ایسے مکانوں کی درخواست دی ہے۔ جن کے متعلق ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ مکان انجمن جماعت احمدیہ کی ملکیت ہیں اور چونکہ انجمن یہاں موجود ہے۔ اس لئے یہ مکان ہمیں واپس ملنے چاہئیں۔ ان مکانوں میں سکھ نیشنل کالج۔ دیدکور کنیا پاٹھ شالہ اور نور ہسپتال کی عمارتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲ مزید مکانوں کے لئے بھی احمدیوں نے انفرادی طور پر درخواستیں دی ہیں۔ کہ چونکہ ہم پاکستان بننے کے بعد یہاں ہی رہے ہیں اس لئے ہمارے مکان ہمیں واپس ملنے چاہئیں۔ احمدیوں کے اس اقدام سے شرنارتھیوں میں زبردست بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ ہمارے نامہ نگار کو تمام پولیٹکل پارٹیوں کے نمائندوں سے ملنے کے بعد یہ پتہ چلا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ نے انہیں دوبارہ اجاڑنے کی کوشش کی تو تمام سیاسی جماعتوں اور شرنارتھیوں کی طرف سے متحدہ محاذ بنا کر زبردست تحریک چلائی جائے گی“

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی فرد یا انجمن بھارت کی باشندہ ہے۔ اور تقسیم ملک کے وقت سے بھارت میں مقیم ہے۔ تو چونکہ آئین ہند کی رو سے اس کی جائداد پر کوئی غیر قابض نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ایسا مطالبہ کرنا۔ اخلاقاً اور قانوناً عین مناسب ہوگا۔ ہمیں معزز ہم[illegible] اور عوام سے یہی توقع ہے۔ کہ وہ ہمارے جائز مطالبہ میں ہماری پوری مدد کریں گے۔ اس میں بھارت کا فخر ہے۔ کہ اس کا آئین بلا امتیاز مذہب وملت تمام بھارتیوں کے حقوق کا محافظ ہے۔ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ حکومت ہند کو۔ دہنیں کہ ”زبردست تحریک“ کی دھمکی دے کر اسے مرعوب کیا جا سکے اور اس طرح جائز حقوق کے دینے سے اسے روکا جا سکے۔

سیکولر حکومت میں کسی مذہب وملت کی تفریق نہیں۔ اور نہ اس امر کا لحاظ ہے کہ کسی باشندہ کی جائداد اسے محض اس لئے نہ دی جائے۔ کہ وہ غلط فہمی سے کسی شرنارتھی کو الاٹ ہو گئی تھی۔ حکومت کا انصاف ہی سے قیام ہوتا ہے۔ اور انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ حقدار کو حق پہنچے اور انصاف سے حکومت کو کسی قسم کی دھمکی روک نہ سکے۔

چونکہ معزز معاصر پرتاپ اور کوئی بھارت نواسی بھی اس امر کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ پاکستان یا کسی اور ملک میں کسی ہندو یا سکھ کو جو اس ملک کا باشندہ ہے اس کی جائداد سے محروم رکھا جائے بلکہ وہ یہ بھی پسند نہ کریں گے کہ کوئی ہندو یا سکھ بھارت میں ناجائز طور پر اپنی جائداد سے بے دخل رہے۔ اس لئے ہمیں ان کی شرافت سے یہی توقع رکھنی چاہیئے کہ چونکہ تمام بھارت نواسی حقوق کے معاملہ میں برابر ہیں۔ اس لئے وہ جائدادوں سے ہماری ناجائز محرومی پر ویسا ہی درد محسوس کریں گے۔ جیسے مذکورہ بالا صورتوں میں ان کو محسوس ہو۔ اور ایسی خبریں اس رنگ میں شائع کریں گے کہ حکومت کسی دھمکی سے مرعوب نہ ہو۔ بلکہ اگر احمدیوں یا انجمن احمدیہ کا کوئی حق ہے جس سے وہ اب تک محروم رہے ہیں۔ تو بلا خوف لومتہ لائم اور بلا خطر حکومت ان کی دادرسی کرے۔ اور اخبارات پبلک کو ترغیب دیں۔ کہ یہ امر پبلک اور حکومت اور ملک کے لئے قابل فخر ہوگا۔ اور لائق صد تحسین۔ جیسے کوئی نہ چاہے گا کہ احمدی کسی کا حق غصب کریں۔ اسی طرح عوام کے لئے بھی یہ مستحسن نہیں کہ وہ احمدیوں کے حقوق غصب ہونا پسند کریں یا احمدیوں کو ان کے حقوق ملنے لگیں تو کوئی روک پیدا کریں۔ ہر شخص جو بھارت نواسی ہے۔ اس کے حقوق بھارت میں محفوظ ہیں۔ اور محفوظ ہونے چاہئیں۔ اور جو کوئی خلاف آواز اٹھا کر کسی بھارتی کے حقوق غصب کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ آئین ملک اور حکومت اور عوام کا دشمن ہے۔ بدخواہ ہے۔ اور ایسی بدخواہی کی باتیں کبھی برداشت نہ کرنی چاہئیں۔

ولادت۔ مکرم محمد امیر اللہ خان صاحب پسر مکرم منشی رحمت اللہ خان صاحب سیکرٹری مال تاپ ابریچ (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عزیز کا نام مبارک احمد رکھا گیا ہے احباب بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

درخواست دعا

۱۔ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے سابق مبلغ امریکہ اور (۲) مکرم ملک امام الدین صاحب ممبر ریاں کراچی کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ دونوں بیمار ہیں۔

— ❊ —

حضرت کرشن (بقیہ صفحہ ۱)

ہردو کتاب وسنت ساکت است و بمقتضائے آیت شریفہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ ظاہر است کہ در میں جماعت نیز بشیر و نذیر گذشتہ باشد دریں صورت محتمل است کہ آنہا ولی یا نبی باشند۔ رام چندر کہ ابتدائے خلقت جن پیدا شد در آں وقت عمرہا دراز قوت ہا بسیار بود اہل زمانہ را بہ نسبت سلوکی تربیت مے کرد و کشن آخریں بزرگان اینہا است و در آں وقت نسبت بہ سابق عمرہا کوتاہ و قوتہا ضعیف گردید پس اہل زمانہ خود را بہ نسبت جذبی ہدایت میکرد کثرت غنا وسماع کہ از وے منقول است دلیل است بر ذوق وشوق نسبت جذبہ پس حرارت ہائے نسبت عشق ومحبت بصورت صحرائے آتش نمودار شد کشن کہ مستغرق کیفیت ہائے محبت بود درون آتش ظاہر گردیدہ ورام چندر کہ راہ سلوک داشت در کنارہ آں پدیدار شد واللہ اعلم۔"

ترجمہ۔ ایک دن ایک آدمی نے ان کے حضور میں کہا۔ میں نے ایک خواب میں دیکھا ہے کہ ایک جنگل آگ سے بھرا ہوا ہے اور کرشن جی اُس کے اندر ہیں اور رام چندر جی اُس آگ کے کنارے پر ہیں ایک شخص نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ کرشن جی اور رام چندر جی کافروں کے بڑے لوگوں میں سے ہیں اور انہیں دوزخ کی آگ کا عذاب دیا جا رہا ہے۔ میں نے کہا کہ اس خواب کی تعبیر اور ہے۔ گذرے ہوئے لوگوں میں سے کسی معین شخص پر بغیر شرعی ثبوت کے کوئی فتویٰ لگانا جائز نہیں ہے ان دونوں کے حالات سے کتاب اور سنت دونوں خاموش ہیں۔ اور آیت شریفہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر سے ظاہر ہے کہ اس جماعت میں بھی کوئی بشیر اور کوئی نذیر گذرا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوؤں کا ولی یا نبی ہوگا۔ رام چندر جو جنوں کی پیدائش سے پہلے پیدا ہوا اُس وقت عمریں لمبی اور طاقتیں بہت زیادہ تھیں۔ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کی تربیت سلوک کے ساتھ کرتے تھے اور کرشن جی ان میں سے آخری بزرگ ہیں اُن کے زمانے میں عمریں اور طاقتیں کمزور ہوگئی تھیں۔ اس لئے وہ اپنے زمانے کے لوگوں کی نسبت جذبی سے ہدایت دیتے تھے راگ اور سماع جو اُن سے منقول ہے یہ اُن کے نسبت جذب ذوق وشوق کی دلیل ہے اس لئے عشق و محبت کی نسبت کی گرمی آگ کے جنگل کی صورت میں ظاہر ہوئی کرشن جی جو کہ محبت کی کیفیت میں ڈوبے ہوئے آگ کے اندر دکھائی دیئے۔ اور رام چندر جی جو سلوک کا راستہ رکھتے تھے اُس کے کنارے پر نمودار ہوئے۔

نیز اسی کتاب کے مرتب کرنے والے حضرت غلام علی شاہ صاحب نے ابو صالح خان سے ایک روایت نقل کی ہے کہ وہ متھرا گئے ہوئے تھے۔ اُن کو سات روپوں کی ضرورت پیش آئی۔ ایک رات جبکہ وہ نماز تہجد ادا کر رہے تھے۔ ایک شخص کرشن جی کی شکل میں جس طرح کہ ہندو کرشن جی کے متعلق بیان کرتے ہیں ظاہر ہوا اور بعد سلام کے اُس نے سات وہ پے پیش کئے میں نے کہا کہ ٹھہر و ذرا میں نماز ادا کر لوں۔ ادائے نماز کے بعد میں نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے کہا کرشن اور یہ سات روپے تمہاری ضیافت کے ہیں۔ کہ تم میرے مقام پر آئے۔ میں نے کہا کہ میں محمدی ہوں اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پیغمبر ہماری تمام حاجتیں پوری کرنے کے لئے کافی ہیں۔ میں غیروں کا ہدیہ قبول نہیں کر سکتا وہ شخص رو دیا اور کہا کہ :-

"ما وصف نبی آخر زمان و اخلاص اتباع او صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ بودیم زیادہ ازاں مشاہدہ کردیم" (ص ۲۶)

یعنی ہم نے نبی آخر زماں کی تعریف اور اُن کے پیروؤں کا اخلاص جتنا کہ سنا تھا۔ اُس سے زیادہ مشاہدہ کیا۔

اسی طرح مولانا غوث علی شاہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات "تذکرہ غوثیہ" میں آپ کا ایک خواب لکھا ہے۔ کتاب مذکور ۱۹۱۱ء مطبع مجتبائی دہلی میں چھپی اس کے ص ۲۷ میں مرقوم ہے :-

"جس روز ہم پانچ کر چکے تو آخر شب میں یہ خواب دیکھا کہ عین دریائے گنگ میں ایک طرف خاتم الرسل جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات فخر خاندان آدم رحمت عالم باعث ایجاد ارض و سما سپہ سالار لشکر انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف لائے اور ایک مجلس آراستہ و پیراستہ ہوئی۔ دوسری طرف مہاراج کرشن جی مع اپنے رفیقوں کے رونق افروز ہوئے اور ایک سبھا جم گئی۔ کرشن جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ان کو سمجھایئے یہ کہا کرتے ہیں۔ حضرت نے کہا کہ مہاراج تم ہی سمجھاؤ پھر مہاراج نے مجھ کو بلایا اور کہا سنو برخوردار تمہارے ہاں کیا کچھ نہیں جو دوسری طرف ڈھونڈتے ہو کیا تم نے دونی سمجھی یہاں اور وہاں سب ایک بات ہے۔"

وصیتیں

وصیتیں خلاصۃً ہے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کوئی شکایت ہو تو دفتر سے دریافت کریں۔

نمبر ق ۱۳۱۴۲۳ منکہ محمد عبد الرحیم ولد شیخ میراں صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن دیو درگ ضلع رائچور صوبہ حیدر آباد دکن۔ آج بتاریخ ۲۳ ۴/۵۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت بصورت مکان جس کی قیمت ایکہزار اور بصورت زمین یعنی کھیتی جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار کل اڑھائی ہزار مجموعی قیمت ہوئی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت یافت /۱۰۰ سکہ عثمانیہ ہے جس کے کلدار سکہ روپے بنتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۲ راپریل ۱۹۵۱ء۔ العبد محمد عبد الرحیم احمدی دیو درگ۔ گواہ شد محمد ابراہیم پریذیڈنٹ۔ گواہ شد مرزا ظہیر الدین سوبا حوالنسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد محمد عبد الکریم احمدی۔

نمبر ق ۱۳۱۵۱ منکہ شریف النساء بیگم زوجہ خلیل الرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن احمدیہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ آج بتاریخ ۲۰-۱/۵۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اور میرے پاس زیور بھی کوئی نہیں۔ جائداد منقولہ میں صرف حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے مہر کی رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی غرض میری ہر قسم کی جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی وصیت کے حساب میں حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم بوقت حساب میرے حصہ جائداد میں مجرا کی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شریف النساء بیگم بقلم خود۔ گواہ شد خلیل الرحمن محرر دفتر محاسب خاوند موصیہ۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن دار المسیح قادیان مورخہ ۲۰-۱/۵۲۔

نمبر ق ۱۳۱۵۲ منکہ آمنہ بی بی زوجہ محمد جعفر صاحب قوم جٹ مجلا یار پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈیار حال قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا۔ میری ماہوار آمد اس وقت کوئی نہیں۔ آئندہ اگر کوئی آمد ہوئی۔ تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اپنی آمد کی اطلاع مجلس کار پرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے اگر آئندہ میری غیر منقولہ جائداد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۱) حق مہر بذمہ خاوند /۶۰۰ روپیہ (۲) زیور طلائی سلسلہ طلائی ایک جوڑی۔ کلپ طلائی ایک جوڑی وزن ۲ تولہ جس کی موجودہ قیمت قریباً ۲۰۰/- دوسو روپیہ ہے۔ میں اپنی اس منقولہ جائداد مبلغ آٹھ سو روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت دسویں حصہ کی حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع کار پرداز کو ساتھ کے ساتھ دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر رسید حاصل کروں بوقت وفات وہ رقم منہا کر دی جائیگی۔ میرے ورثاء کو اس وصیت میں دخل دینے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان۔ العبد نشان انگوٹھا آمنہ بی بی۔ گواہ شد محمد جعفر خاوند موصیہ۔ گواہ شد فتح محمد گجراتی دار المسیح قادیان ۱۲-۷/۵۳۔

نمبر ق ۱۳۱۵۳ منکہ قاضی عطاء الرحمن عباسی ولد قاضی محمد سلیم عباسی قوم عباسی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور کھیڑا حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب۔ آج بتاریخ ۱۷ راکتوبر ۱۹۵۳ء کو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ آئندہ جب بھی کسی قسم کی کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا جائداد بطور حصہ جائداد کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم یا جائداد میرے مرنے کے بعد مجرا کی جائے گی (۲) میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ /۷۵ روپے ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری آمد میں جو کچھ کمی بیشی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد قاضی عطاء الرحمن عباسی۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان دار الامان۔ گواہ شد فتح محمد گجراتی درویش دار المسیح قادیان دار الامان۔

بقایا دار جماعتیں

نہایت درد بھرے دل کے ساتھ ایسی جماعتوں کی فہرستیں شائع کی جارہی ہیں۔ کہ جنہوں نے گزشتہ نو ماہ میں یا تو بالکل چندہ ادا نہیں کیا یا ایک سے دس فی صدی ادا کیا ہے۔ مقام غور ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھنے والی جماعت اگر ایسی سست گام ہو تو دجالی فتنہ کے پاش پاش کرنے کے لئے کیا غیر مذاہب والوں سے استمداد کی جائے؟ کیا تمام مبلغ اور کارکنان جو دین کی خاطر دنیوی امور سے منہ موڑے ہوتے ہیں اب تبلیغ و کار سلسلہ کی بجائے دنیوی دھندوں میں منہمک ہو جائیں؟ کیا خدانخواستہ آپ خدمتِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ سے تھک چکے ہیں؟ طباعت لٹریچر۔ دورہ و اخراجات مبلغین۔ تعلیم نو مبلغین تواضع مہمانان۔ حفاظت مزار حضرت اقدسؑ وغیرہ کے اخراجات کے لئے کیا اغیار کے منہ کی طرف دیکھا جائے؟ تمام جماعتیں اس بارہ میں غور فرمائیں۔

ضروری نوٹ:۔ گزشتہ سالوں کا بقایا بھی ان کے حساب میں درج ہے۔ بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ جن غیر موصی احباب کے مذرات معقول ہیں کہ وہ بقایا واقعی ادا نہیں کر سکتے یا بعض افراد ملک چھوڑ چکے ہیں اس بارہ میں مقامی جماعت اطلاع دے تا بقایا کم کیا جائے۔ لیکن بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ذیل کی جماعتوں نے نو ماہ سال حال میں کوئی چندہ وصول نہیں ہوا

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ سابقہ سے بقایا ۳۰-۴-۵۴	بجٹ سال رواں ۱۹۵۴-۵۵	کل میزان معہ بقایا	تدریجی ۹ ماہ جو وصول ہونا تھا	وصول اندر نو ماہ	باقی	اوسط وصولی فیصدی
۱	اٹاوہ	•	۷۱-۰-۰	۷۱-۰-۰	۴۷-۵-۰	x	۴۷-۵-۰	x
۲	جھانسی	۲۳۰-۱۰-۰	۷۷-۸-۰	۳۰۸-۲-۰	۲۳۱-۰-۰	x	۲۳۱-۰-۰	x
۳	بیگوسرائے	۱۸۴۴-۹-۰	۴۱۴-۰-۰	۲۲۵۸-۹-۰	۱۶۹۳-۱۵-۰	x	۱۶۹۳-۱۵-۰	x
۴	نرگاؤں	۱۹۱-۱۱-۰	۶۱-۰-۰	۲۵۲-۱۱-۰	۱۸۹-۸-۰	x	۱۸۹-۸-۰	x
۵	جھارسوگڑہ	۴۱۷-۱-۰	۴۱۷-۱-۰	۸۳۴-۲-۰	۶۲۵-۹-۰	x	۶۲۵-۹-۰	x
۶	ہیچہ مرگ	۲۹۵-۱۵-۶	۱۲۶-۱۰-۶	۴۲۲-۱۰-۰	۳۱۸-۸-۰	x	۳۱۸-۸-۰	x

برائے نام (یعنی ایک سے دس فیصدی تک) ادائیگی کرنے والی جماعتیں

نمبر شمار	نام جماعت	بقایا سابقہ ۳۰-۴-۵۴	بجٹ سال معہ بقایا ۱۹۵۴-۵۵	بجٹ تدریجی نو ماہ	وصولی از نو ماہ از مئی تا آخر جنوری	باقی	اوسط فیصدی
۱	لکھنؤ	۴۸۱۷-۱-۰	بجٹ سال ۳-۷۶۵ ۵۵۸۲-۴-۰	۴۱۸۶-۱۱-۰	۵۲-۰-۰	۴۱۳۳-۱۱-۰	۱٪
۲	انچولی	۶۸۶-۱۰-۰	۳۳۴-۲-۰ ۱۰۲۰-۱۲-۰	۷۶۵-۹-۰	۱۰-۰-۰	۷۵۵-۹-۰	۱٪
۳	بریلی	۱۷۶۲-۳-۰	۵۷۸-۱۲-۰ ۲۳۴۰-۱۵-۰	۱۷۵۵-۱۱-۰	۱۴۳-۰-۰	۱۶۱۲-۱۱-۰	۸٪
۴	بجو پورہ	۴۶۷-۱۲-۰	۳۰۹-۴-۰ ۷۷۷-۰-۰	۵۸۲-۱۲-۰	۳۷-۰-۰	۵۴۵-۱۲-۰	۶٪
۵	امروہہ	۱۹۳۰-۷-۶	۳۸۱-۰-۰ ۲۳۱۱-۷-۶	۱۷۳۳-۹-۰	۱۸۵-۷-۰	۱۵۴۸-۲-۰	۱۰٪
۶	سردارنگر	۳۰۰-۲-۰	۵۹-۰-۰ ۳۵۹-۲-۰	۲۶۹-۶-۰	۱۶-۰-۰	۲۵۳-۶-۰	۴٪
۷	انبیٹہ	۲۰۵۲-۹-۰	۵۴۶-۱-۰ ۲۵۹۸-۱۰-۰	۱۹۴۸-۱۵-۰	۶۰-۰-۰	۱۸۸۸-۱۵-۰	۳٪
۸	موسابنی مائنز	۹۲۵۳-۱۲-۶	۲۹۴۷-۱۰-۰ ۱۲۲۰۱-۶-۶	۹۱۸۸-۹-۰	۷۸۰-۷-۰	۸۴۰۸-۲-۰	۸٪
۹	خانپور ملکی	۲۵۴۷-۵-۰	۷۸۹-۳-۰ ۳۳۳۶-۸-۰	۳۲۵۲-۶-۰	۱۷۲-۸-۰	۲۰۷۹-۱۴-۰	۵٪
۱۰	برہ پورہ	۲۷۹۹-۱۰-۶	۴۸۵-۱۰-۰ ۳۲۸۵-۴-۶	۲۴۶۳-۱۵-۰	۳۲-۰-۰	۲۴۳۱-۱۵-۰	۱٪
۱۱	بھرت پور	۱۸۱۲-۱۳-۳	۵۱۵-۱۲-۰ ۲۳۲۸-۹-۳	۱۷۴۶-۷-۰	۱۱۸-۸-۰	۱۶۲۷-۱۵-۰	۶٪
۱۲	کنڈرہ باڑہ	۱۲۴۷-۴-۰	۳۶۸-۲-۰ ۱۶۱۵-۶-۰	۱۲۱۱-۹-۰	۸۱-۱۴-۰	۱۱۲۹-۱۱-۰	۶٪
۱۳	ڈھینکانال	۱۷۷۷-۳-۰	۱۰۹-۴-۰ ۱۸۸۶-۷-۰	۱۴۱۶-۱۳-۰	۲۶-۰-۰	۱۳۹۰-۱۳-۰	۱٪
۱۴	نندگرام	۸۳۱-۷-۰	۲۰۱-۱۲-۰ ۱۰۳۳-۳-۶	۷۷۴-۱۴-۰	۶۱-۰-۰	۷۱۳-۱۴-۰	۸٪
۱۵	باندہ	۶۸۹-۷-۶	۱۲۴-۳-۰ ۷۱۳-۱۰-۶	۵۳۵-۴-۰	۴۵-۰-۰	۴۹۰-۴-۰	۸٪
۱۶	تیماپور	۶۳۶-۱۲-۰	۳۷۵-۷-۹ ۱۰۱۲-۳-۹	۷۵۹-۳-۰	۶۱-۰-۰	۶۹۸-۳-۰	۸٪
۱۷	شوراپور	۱۴۳۷-۰-۰	۷۸۳-۰-۰ ۲۲۲۰-۰-۰	۱۶۶۵-۰-۰	۱۱۱-۰-۰	۱۵۵۴-۰-۰	۶٪
۱۸	کوٹانہ	۸۲۲-۷-۰	۲۷۶-۵-۰ ۱۰۹۸-۱۲-۰	۸۲۴-۱-۰	۸۰-۰-۰	۷۴۴-۱-۰	۱۰٪
۱۹	بنگلور	۲۵۸۴-۲-۹	۲۳۲۵-۵-۰ ۵۹۰۹-۷-۹	۴۴۳۲-۲-۰	۳۳-۲-۰	۴۳۹۸-۱۵-۰	۱٪
۲۰	سری نگر	۱۲۲۹-۱۳-۶	۴۵۸-۰-۰ ۱۶۸۷-۱۳-۶	۱۲۶۵-۱۴-۰	۷۱-۰-۰	۱۱۹۴-۱۴-۰	۵٪
۲۱	آسنور	۷۲۴۳-۱۵-۳	۱۴۷۴-۱۰-۰ ۸۷۱۸-۹-۳	۶۵۳۸-۱۵-۰	۴۲۹-۱۰-۰	۶۱۰۹-۵-۰	۶٪
۲۲	شوپیاں	۷۰۷-۴-۰	۱۶۷-۱۱-۰ ۸۷۴-۱۵-۰	۶۵۶-۳-۰	۱۶-۲-۰	۶۴۰-۱-۰	۲٪
۲۳	ناندوبی	۶۵۲-۶-۰	۲۰۲-۱۰-۰ ۸۵۶-۰-۰	۶۴۲-۰-۰	۳۲-۱۲-۰	۶۰۹-۴-۰	۵٪
۲۴	یاڑی پورہ	۲۳۸۹-۹-۳	۸۶۱-۲-۶ ۳۲۵۰-۱۱-۹	۲۴۳۸-۱-۰	۲۱۴-۱۲-۰	۲۲۲۳-۵-۰	۸٪
۲۵	یانہ ڈی پورہ	۳۹۱-۰-۰	۱۴۳-۱۴-۰ ۵۳۴-۱۴-۰	۴۰۱-۲-۰	۱۷-۰-۰	۳۹۴-۲-۰	۴٪
۲۶	بارسہ باری گام	۷۳۰-۱۰-۰	۲۳۴-۰-۰ ۹۶۴-۱۰-۰	۷۲۳-۸-۰	۶۱-۱۵-۰	۶۶۱-۹-۰	۸٪

پٹنہ ۔ ۲۴ر فروری۔ منگلوار کی رات کو پانچ مسلح اشخاص نے مبلی گاڑی میں ضلع مظفر پور میں واقع ریلوے سٹیشنوں حاجی پور اور سرائے کے درمیان پستول دکھا کر ایک مارواڑی سیٹھ سے کئی ہزار روپیہ کی رقم لوٹ لی اور جب گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے مزاحمت کی۔ تو انہوں نے پستول دکھا کر سب کو خاموش کرا دیا۔ تب ڈاکوؤں نے گاڑی کی زنجیر کھینچ کر گاڑی روک لی اور فرار ہو گئے۔ اس پر گاڑی کے مسافروں نے شور و غل مچایا اور قریبی گاؤں چھمبو گنج کے لوگوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب شروع کر دیا۔ انہوں نے ڈاکوؤں کی فائرنگ کی بھی پروا نہ کی اور مقابلہ پر ڈٹے رہے۔ آخر انہوں نے تین ڈاکوؤں کو پکڑ لیا۔ مگر دو مال غنیمت سمیت فرار ہو گئے۔

کورو کشیتر ۔ ۲۴ر فروری۔ ناردرن ریلوے کے ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ آئندہ جولائی کے دوران میں سورج گرہن کے موقعہ پر منعقد ہونے والے میلہ کے سلسلہ میں کورو کشیتر تک سپیشل گاڑیاں چلائی جائیں گی۔ سورج گرہن ۲۰ جون کو لگے گا۔ سپیشل گاڑیاں چلائے جانے کے پیش نظر اس لائن پر ۱۰ر جون سے ۲۴ر جون تک مال گاڑیوں کی تعداد کم کر دی جائے گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ آج لوک سبھا میں وزیر ریلوے شری لال بہادر شاستری نے ۵۶-۱۹۵۵ء کا ریلوے بجٹ پیش کر دیا۔ جس میں ۷ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے کا بچت ظاہر کیا گیا ہے۔ جبکہ ۵۵-۱۹۵۴ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے میں ۶ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ وزیر ریلوے نے اپنی تقریر میں غالباً اہلیوں۔ کسانوں، مزدوروں اور عام پبلک کے لئے متعدد رعایتوں کا اعلان کیا۔ آئندہ سال ایک ارب ۹ کروڑ ۴۲ لاکھ روپے سے نئے انجن اور ریل کے ڈبے خرید لے جائیں گے۔ ملازمین کی ورکس تمام کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم مخصوص کرنے کا اعلان کیا گیا۔

انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دوسرے درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافروں کے کرایہ کی نئی شرح میں سفر کے فاصلہ کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ مسافت کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۱۰۰ میل یا اس سے زائد سفر کے لئے کرایہ گھٹ جائے گا۔ ۱۵۰ میل کے سفر تک کے لئے کرایہ میں قدرے اضافہ ہوگا۔ لیکن ۱۵۱ میل سے ۳۰۰ میل سفر کے کرایہ میں کوئی رد و بدل نہ ہوگا وزیر ریلوے نے تقریر کے دوران میں کہا۔ کو جنگ کے بعد پہلی دفعہ چھٹیوں کے دنوں میں ریل کے رعایتی واپسی ٹکٹ جاری کرنے کا طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ آئندہ دسہرہ اور دیوالی کے تہواروں پر ایسے ٹکٹ جاری ہوں گے۔ وزیر ریلوے نے مزید اعلان کیا کہ پلیٹ فارم ٹکٹوں کی قیمت یکم اپریل ۱۹۵۵ء سے دو آنہ کی بجائے ایک آنہ فی ٹکٹ کر دی جائے گی۔

لکھنؤ ۲۱ فروری۔ کل یو۔پی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ یو۔پی حافظ محمد ابراہیم نے حکومت یو۔پی کی اردو سے متعلق پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ اردو کو یو۔پی کی دوسری غیر سرکاری زبانوں کے برابر رتبہ حاصل ہوگا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اردو کے ذریعہ ان بچوں کو تعلیم دی جائے گی جن کی مادری زبان اردو ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اردو کی درخواستیں قبول کی جائیں گی۔

دہلی ۲۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ دہلی اسٹیٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۶ء سے ہندی کو سرکاری زبان بنا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں تمام محکموں کے سربراہوں سے کہا گیا ہے۔ کہ عملے کو ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء تک اس قدر ہندی سیکھ لینے کی ہدایت کر دی جائے۔ کہ وہ تمام کام ہندی میں کر سکے۔

ایسے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ کہ دہلی اسٹیٹ گورنمنٹ کے ملازم دفتر کے اوقات کے بعد ہندی کا ضروری علم حاصل کر سکیں۔ دہلی اسٹیٹ کے وزیر اعلیٰ نے چیف جسٹس کو لکھا ہے کہ ہندی عدالتوں کے عملے کے لئے بھی اسی قسم کے انتظامات کر دیئے جائیں تاکہ عدالتوں کی کارروائی بھی ہندی میں ہونے لگے۔

چنڈی گڑھ ۲۴ فروری گورنر مشرقی پنجاب مسٹر سی۔پی۔ این سنگھ نے اس اطلاع کو سراسر غلط قرار دیا کہ جالندھر کے نہرو گارڈن میں ۱۹ فروری کو تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سکھوں سے ترجیحی سلوک کیا گیا۔ گورنر نے کہا کہ اخباری نامہ نگاروں نے ان کی تقریر کی رپورٹ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خبر میں کہا گیا ہے کہ جب انہوں نے لاہور میں سکھوں سے ترجیحی سلوک کا ذکر کیا تو ان کی آواز غصہ سے کانپ رہی تھی۔ اس سے زیادہ جھوٹی بات کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ غصہ سے کانپنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ بیانات بھی صحیح نہیں کہ میں نے حکومت پاکستان پر سکھوں اور ہندوؤں میں تفریق پیدا کرنے کا الزام لگایا۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ اس معاملہ میں حکومت پاکستان کا ہاتھ ہے۔ اس کے برعکس میں نے پاکستان کے بارے میں دوستانہ باتیں کہی تھیں۔ اور پاکستانیوں کو مبارکباد دی تھی۔ کہ انہوں نے اتنی گرمجوشی سے ہندوؤں اور سکھوں کا استقبال کیا۔ جہاں تک سکھوں کا تعلق ہے۔ میں ان کو اور ان کے مذہب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں نے فرقہ پرستی کی مذمت کی تھی اور کہا تھا کہ ہندوستانی اپنے آپ کو ہندوستانی سمجھیں۔ میں نے سکھوں ہی کا نہیں بلکہ اچھوتوں اور ہندوؤں کا بھی ذکر کیا تھا۔

چنڈی گڑھ ۲۳ فروری۔ یونیورسٹی حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امسال [illegible] ہزار کے قریب طالب علم میٹرکولیشن کا امتحان دے رہے ہیں۔ یہ امتحان یکم مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال میٹرک کے امیدواروں کی تعداد ۵۹۷۶۱ تھی۔ پنجاب یونیورسٹی کے تمام امتحانات کے امیدواروں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ گذشتہ سال یونیورسٹی نے امتحانات پر اکیس لاکھ چھتیس ہزار سات سو ۱۷ روپے صرف کئے تھے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ راجیہ سبھا میں شری اے سی گوہا وزیر مالیات نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۱۹۵۴ء میں کسٹم حکام نے ۹۸۴۴ تولہ سونا ضبط کیا۔ اور اس سلسلہ میں ۲۹ مقدمات چلائے گئے۔ شری گوہا نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ محصول آبکاری کی وصولی سے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں ہند میں ۱۹ ارب ۷۷ کروڑ ۶۰ لاکھ دیسی سگریٹ کے ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ولایتی سگریٹ ۷۴ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲۳ ہزار ایک سو دیسی۔ اور ۴ لاکھ ۱۰ ہزار بدیشی سگار وغیرہ۔ ۱۱ کروڑ ۷۶ لاکھ ۱۰ ہزار پونڈ بیڑیوں اور ۶۷ کروڑ ۴۶ لاکھ ۴۳ ہزار پونڈ پینے اور چبانے والے تمباکو کی کھپت ہوئی۔

بینکاک ۲۴ فروری بینکاک میں سیٹو کانفرنس کی کارروائی کے متعلق ایک کمیونک جاری کیا گیا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ سیٹو کا مستقل ہیڈ کوارٹر بینکاک میں ہی ہوگا۔ اور اس ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے کے لئے سیٹو معاہدہ کے تحت اس ہیڈ کوارٹر میں تین چھوٹے دفاتر بھی قائم کئے جائیں گے۔ جن کے ذمہ اس کانفرنس میں طے شدہ معاملات کو عملی جامہ پہنانے کا فرض سونپا جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر میں جو سیٹو کمان میں شامل آٹھ ممالک کے نمائندے ہوں گے۔ وہاں چھوٹے دفاتر فوجی اقتصادی اور ٹیکنیکل ماہرین کے ماتحت ہوں گے جن کا اپنا سٹاف ہوگا۔ یہ اعلان آج صبح کی میٹنگ کے ختم ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ کونسل کی بینکاک میں ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کا مقصد جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم کے پھیلاؤ کی روک تھام کرنے کے لئے تالمیل قائم رکھنا ہے۔

ہانگ کانگ ۲۴ فروری۔ کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے آج پھر اس عزم کا اظہار کیا کہ چین فارموسا کو آزاد کرا کے رہے گا۔ انہوں نے یہ اعلان روسی سفارتخانہ کی طرف سے سرخ فوج کی ۳۷ ویں سالگرہ پر منعقدہ تقریب میں کیا۔ مسٹر چو این لائی نے اعلان کیا کہ دفاعی معاملات میں چین اور روس اکٹھے مل کر اقدام کریں گے۔

ڈھاکہ ۲۴ فروری چند دن پہلے ڈھاکہ چیمبر آف کامرس کی جنرل سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مرکزی وزیر تجارت مسٹر ابراہیم حبیب رحمت اللہ نے۔ پاکستان کی اقتصادی حالت کو انتہائی تشویشناک قرار دیا۔ ڈھاکہ چیمبر آف کامرس کے صدر نے اپنی تقریر میں کہا ملک کی تجارت مر چکی ہے۔ تجارت اور صنعت کے شعبوں میں کوئی تعاون اور اشتراک نہیں ہے۔ ملازمت کے ذرائع محدود ہو رہے ہیں اور لوگوں کا معیار زندگی پست ہوتا جا رہا ہے آپ نے پاکستان کے سکہ کی قیمت گھٹانے اور پھر اس پالیسی کو جاری رکھنے کے اقدام پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ فیصلہ تدبر اور دانشمندی پر مبنی نہ تھا۔ مگر اس کے بعد بھی عوام کو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ آپ نے انکشاف کیا کہ غیر ملکی برآمد کنندگان نے دو طرح کی قیمتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ ایک بھارت کے لئے دوسری پاکستان کے لئے۔ اس طرح پاکستان کی درآمد کردہ اشیاء کچھ سستی نہیں پڑتیں۔ جہاں تک سکے کی قیمت کم نہ کرنے کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے اعتراف کیا کہ اس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ مگر اس میں حکومت کا قصور نہیں بلکہ تاجروں کا قصور ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ جہاں ایک پالیسی ناکام رہی ہو وہاں بہترین اقدام یہ ہوگا کہ جھوٹے وقار کی پرواہ کئے بغیر اسے بدل دیا جائے تاکہ عوام کے مفاد کو نقصان نہ پہنچے۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ بھارت سرکار نے سپین کی راجدھانی میڈرڈ میں اپنا قونصل خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ زرعی اجناس کی قیمتیں غیر مناسب حد تک گرنے نہ پائیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ زرعی پیداوار کے نرخ کم ہو رہے ہیں۔ مگر جن اشیاء کی کسان کو ضرورت ہے ان کے نرخ کم نہیں ہوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسان کی معاشی حالت غیر متوازن ہو رہی ہے۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت ہند نے تیلوں اور گڑ اور دیگر زرعی اجناس کے برآمدی کوٹوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ حکومت چاول برآمد کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ ۳۱ جنوری ۱۹۵۵ء تک ملک کی چینی کی ملوں نے گذشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ ۸ ہزار ٹن زیادہ چینی تیار کی گئی۔ اس کے علاوہ غیر ممالک سے بھی گذشتہ سال کی نسبت ۶۵ ہزار ٹن زیادہ چینی درآمد کی گئی۔

قادیان ۲ مارچ ۱۹۵۵ء۔ کل بعد دوپہر ساڑھے ۲ بجے کا حضرت صاحبزادہ صاحب ذیل کا تار کراچی سے بھیجا ہوا۔ موصوف کو آج ۲-۸ بجے صبح موصول ہوا:۔

"HAZRATS CONDITION SOMEWHAT IMPROVED LEFT ARM MOVEMENT ALSO SLIGHTLY BETTER BUT HEADACHE INCREASED. DOCTOR PIRZADA DOCTOR YUSAF AND DOCTOR ABDULHAQ FROM LAHORE ATTENDED LAST NIGHT AND EMPHASISED COMPLETE PHYSICAL AND MENTAL REST INFORM OTHER JAMATS."

ترجمہ:۔ حضرت صاحب کی حالت قدرے بہتر ہے۔ اور بائیں بازو کی حرکت بھی پہلے سے کچھ بہتر ہے، لیکن سردرد میں زیادتی ہے۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب۔ ڈاکٹر یوسف صاحب اور ڈاکٹر عبدالحق صاحب دیکھنے کے لئے گذشتہ رات لاہور سے آئے۔ اور کامل جسمانی اور دماغی آرام کرنے کی تاکید کی۔ دوسری جماعتوں کو بھی اطلاع کر دیں۔ (ایڈیٹر بدر قادیان 2 3/55)

~~~~~

جملہ امراء، پریذیڈنٹ صاحبان، دیگر عہدیداران جماعت۔ جن کے پاس یہ سرکلر پہنچے۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ مقامی جماعت کے جملہ افراد تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع پہنچا دیں۔ نیز اپنی ماتحت جماعتوں اور ایسے افراد کو جہاں کہ جماعت نہیں۔ کو بھی حضور کی صحت کے متعلق اطلاع بذریعہ ڈاک یا دستی پہنچا کر ممنون فرما دیں۔

(دستخط)
ناظر اعلیٰ قادیان
2.3.55

نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ قادیان **Printed Matter.**
~~~~~